هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر:- ... علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ - معاونین - عام چندہ - ششماہی - بیرون ہند ۸ شلنگ

قیمت فی پرچہ ۱/ - منیجر: رشید احمد خاں احمدی

تاریخہائے اشاعت:- ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۷ ماہ فتح ۱۳۱۹ھش مطابق ۷ دسمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۵

دارالامان کا ہفتہ

قادیان ۴ فتح ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طبیعت آج دن میں تو اچھی رہی۔ لیکن شام کے وقت ناساز ہوگئی۔ احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گذشتہ شب اور آج دن بھر افاقہ رہا۔

حرم اول حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کے علاوہ معدہ اور انتڑیوں کی شدید تکلیف بھی ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت اچھی ہے۔

جلسہ سالانہ پر مکانات کے متعلق اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض احباب علیحدہ مکانات کے لئے لکھتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مکانوں کی فراہمی اور تقسیم کے لئے ماسٹر فضل داد صاحب ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول قادیان کو مقرر کیا گیا ہے اور ان کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ۲۱ جنوری سے قبل ہر ایسے دوست کو مفصل اطلاع دے دیں۔ آئندہ احباب ۴۳ ... مکانات کے لئے ان سے خط و کتابت کریں۔ ۲۱ دسمبر کو اگر کسی دوست کو اطلاع نہ ملے۔ تو قادیان اسٹیشن پر پہنچ کر افسر صیغہ استقبال سے جو اسٹیشن پر ہی ... مل کر مکمل فہرست مکانات ملاحظہ فرمالیں۔ جس میں ہر ایسے دوست کے نام کے آگے ان کا مکان معہ مفصل پتہ کے درج ہوگا۔ (ناظر ضیافت)

عام خبروں کا انتخاب

لنڈن ۲ر دسمبر۔ ہند چینی اور جاپان میں جنگ شروع ہوگئی۔ سیامی فوجوں نے چار ضلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپان کا بحری بیڑا اسائیگان کے نزدیک نقل و حرکت کر رہا ہے۔

لاہور ۲ر دسمبر۔ اچھوت سکھوں کی ایک ضروری میٹنگ زیر صدارت جتھیدار دلیپ سنگھ ہوئی۔ جس میں چار گھنٹہ تک بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ آنے والی مردم شماری میں اچھوت سکھ اپنے آپ کو سکھ نہ درج کرائیں۔ بلکہ رامداسیہ ہندو لکھوائیں۔

لنڈن ۳ر دسمبر۔ برلین کے ریڈیو نے اٹلی کے ایک اعلان کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کیا ہے۔ کہ یونانی فوجوں نے جو حملے کئے۔ ان میں انہوں نے منہ کی کھائی۔ اور اطالوی فوجوں کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ مگر ایک روسی فوجی افسر نے لکھا ہے۔ کہ اس لڑائی میں ابتدا سے ہی یونان کا پلہ بھاری ہے۔ اٹلی نے بھاری غلطیاں کی ہیں۔ اور کرتا جا رہا ہے۔ برطانوی ہوائی جہاز یونانیوں کو بہت مدد دے رہے ہیں۔

دہلی ۳ر دسمبر۔ لڑائی کا سامان بنانے میں ہندوستان بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ ریلوے ورکشاپوں میں ۲۵ پونڈ بم کے خول بنائے جا رہے ہیں۔ کئی ملکوں سے عمارتی لکڑی اور دھاگوں وغیرہ کے آرڈر موصول ہوئے ہیں۔

لاہور ۳ر دسمبر آج ۱۹ خاکساروں کو ۱۹ ر مارچ کے فساد کے سلسلہ میں عمر قید کی سزا دی گئی۔ اور ۱۳۰ خاکساروں کو بری کر دیا گیا۔

لاہور ۳ر دسمبر۔ میاں افتخار الدین صاحب صدر پنجاب کانگرس کو ایک سال قید اور چھ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

وردھا ۳ر دسمبر گاندھی جی نے بابو راجندر پرشاد کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ ستیہ گرہ کرتے وقت مظاہرے نہیں ہونے چاہئیں۔ ستیہ گرہ کی اطلاع پبلک کو نہیں بلکہ حکام کو دینی چاہیئے۔

دہلی ۳ر دسمبر ریاست حیدر آباد نے گورنمنٹ یونان کو ایک ہزار پونڈ بھیجا ہے جس پر یونانی سفیر مقیم ہند نے شکریہ ادا کرتے ہوئے سر اکبر حیدری کو لکھا ہے۔ کہ اس سے نہ صرف یونانیوں کو مدد ملے گی۔ بلکہ ان کا حوصلہ بھی بڑھ جائے گا۔

لاہور ۔ ۳ر دسمبر پنجاب اسمبلی میں حکومت نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے ۹۳ پولیس افسر رشوت ستانی کی وجہ سے معطل یا موقوف ہوئے ہیں۔ ان میں ۳۶ بحال کر دیئے گئے ہیں۔ حصار کے قحط پر حکومت نے دو سال میں تین کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔

ایتھنز ۴ر دسمبر کے ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یونانی فوجیں دونوں طرف سے اچھی طرح آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن کو چاروں طرف سے گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔

دہلی ۴ر دسمبر۔ گورنمنٹ ہند کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے سر سپرو سر رضا علی سر سلطان احمد اور بعض دوسرے لیڈروں کے ذریعہ کوشش کر رہی ہے۔ خیال ہے۔ کہ اس بارے میں ایک وفد گاندھی جی اور مسٹر جناح سے بھی ملے گا۔

ایتھنز ۴ر دسمبر یونانی فوجیں دکنی البانیہ میں اطالوی اڈوں سے ایک میل سے بھی کم دور پہنچ گئی ہیں۔ اور آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ اطالوی اس لئے مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ ان کے پیچھے دیہاتی سڑکیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سروری کی قیمت میں رعایت

یہ تفسیر جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولٰنا سید محمد سرور شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ جو شروع سے آٹھویں پارہ تک کی ہے اسمیں قرآن مجید کے تمام مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے۔ اسکی صرف چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ جلسہ سالانہ پر اسکی قیمت میں حیرت انگیز رعایت کی گئی ہے۔ یعنی مجلد چرمی (تین جزوؤں میں) کی قیمت صرف ساڑھے چھ روپے۔

ملنے کا پتہ:- مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان۔

پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب جن کے پرانے پتے درج ذیل ہیں۔ ان کے موجودہ پتے مطلوب ہیں۔ اگر یہ احباب اس اعلان کو دیکھیں تو خود ورنہ دوسرے احباب ان کے صحیح ایڈریس سے مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔

(۳۱) چودھری سلطان علی صاحب مقام دھوریہ ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

(۳۲) ملک عنایت الرحمٰن صاحب ج۔ ای ورکس کیچور جبل پور۔ سی۔ پی۔

(۳۳) منشی عبد الغنی صاحب پٹواری حلقہ دکھوال ڈاکخانہ کھام تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

(۳۴) سخاوت خانصاحب کھاگڑا ابراہیم پور جبل ضلع مرشد آباد۔

(۳۵) ملک محمد حنیف خاں صاحب چک ۲۲۶/گ ب خان پور براستہ گوجرہ ضلع لائل پور۔

(۳۶) محمد شفیع صاحب قصبہ مود ہا ڈاکخانہ رگول ضلع ہمیر پور (یو۔ پی)

(۳۷) دانشمند احمد صاحب موضع محب بانڈہ ڈاکخانہ پبی ضلع پشاور۔

(۳۸) محمد جعفر صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول سنگرال ڈاکخانہ خاص ضلع کیمل پور براستہ ریلوے سٹیشن راولپنڈی۔

(۳۹) عبد العزیز صاحب قادر آباد ڈاکخانہ سیانکہ ضلع امرتسر۔

(۴۰) محمد صدیق صاحب (دارجیلنگ) شوز مرچنٹ چوک بازار دارجیلنگ بنگال۔

(ناظر بیت المال)

دہلی ۴ دسمبر آج تیسرے پہر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اسلحہ رکھنے والے دکانداروں کے پاس جو سامان ہے۔ وہ اپنے قبضہ میں کر لیا جائے۔ پھر آرسنل میں معاینہ کے بعد جس کی ضرورت ہو۔ وہ لے کر اسکی قیمت دے دی جائے۔ اور جس کی ضرورت نہ ہو۔ وہ واپس کر دیا جائے

لنڈن ۴ دسمبر ۱۵ نومبر تک برطانیہ کے بحری جہازوں کا کل نقصان ۲۳ لاکھ ۶۷ ہزار آٹھ سو ۶۹ ٹن ہے۔ اس کے مقابل پر جرمن کا نقصان ۱۲ لاکھ ۳۷ ہزار آٹھ سو دس ٹن ہے۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ انگریزی ہوائی بیڑے کے کسں بل دیکھ کر ہٹلر کو ہر وقت جان کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ جب کبھی وہ فرانس جائے۔ تو ایسی گاڑی میں سفر کرتا ہے۔ جس پر لوہے کی موٹی چادریں چڑھی ہوں۔ تا گولی اثر نہ کر سکے۔ اس گاڑی کو کسی سرنگ میں کھڑا کر دیا جاتا ہے جرمنوں کو یہ بھی ڈر رہتا ہے۔ کہ ہوائی حملے کے وقت اندھیرے میں فرانسیسی ہی کوئی چال نہ چل جائیں۔

لنڈن ۴ دسمبر کل رات دشمن نے برطانیہ پر جو حملہ کیا۔ وہ لنڈن اور مڈلینڈ تک محدود رہا۔ یہ حملے بڑے پیمانہ پر نہ تھے۔ اور ۹ بجے کے بعد بند ہو گئے۔

لاہور ۴ دسمبر سیالکوٹ کے باشندوں نے ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی معرفت ایک لاکھ چالیس ہزار روپے اس لئے لنڈن بھیجے ہیں۔ کہ دو شکاری ہوائی جہاز خرید ے جائیں۔

ایک ضروری فتویٰ:- ایک امام الصلوٰۃ اپنی زبان (پنجابی۔ اردو وغیرہ) میں اپنی اور مقتدیوں کی حاجات کے متعلق نماز میں بآواز بلند دعا مانگ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب:- امام الصلوٰۃ بلند آواز سے مسنون دعاؤں کے بغیر جو کہ احادیث میں آچکی ہیں۔ اور کوئی دعا نماز میں نہیں مانگ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس سے منع فرمایا ہے (دستخط) محمد سرور شاہ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

مجرّب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں ہر قسم کی ادویہ ہم آپکو مہیا کر دینگے۔ اسکے علاوہ دواخانہ میں خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:-

تریاق کبیر یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سردرد۔ پیٹ درد۔ دانت کی درد۔ سینہ کی درد۔ اسہال۔ سوء ہضم۔ ہیضہ وغیرہ کے مریضوں کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے تو ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے۔ بخار وغیرہ میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ ہر گھر میں اس کا موجود ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۸/ درمیانی شیشی ۱۲/ بڑی شیشی ۱/۸۔ اس کے اثر کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں۔

جناب مولوی محمد احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی تیار کردہ دوائی تریاق کبیر اپنی والدہ صاحبہ کو استعمال کروائی۔ ایک عرصہ سے پیٹ درد کی تکلیف تھی۔ کئی دفعہ علاج کروایا۔ مگر چند دنوں کے بعد درد کا دورہ ہو جاتا تھا۔ مگر جب سے آپ کی دوا استعمال کروائی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل آرام ہے۔ براہ کرم ایک شیشی اور عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

سرمہ ممیرا خاص یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۲/ ۶ ماشہ ۱/۲ ۳ ماشہ ۱۰/

سرمہ اکسیر چشم یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً نئے اور پرانے ککروں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ نیز ناخنہ وغیرہ امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ ۱/۸ چھ ماشہ ۱۲/ ۳ ماشہ ۶/ اس کے فائدہ مند ہونے کے متعلق ذیل کے سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:-

جناب محمد ضیاء الحق صاحب ضلع جالندھر سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے آپکا سرمہ ممیرا خاص ملا اسکو استعمال کر کے دیکھا گیا۔ تو بہت مفید پایا۔ آنکھوں میں اب درد اور خارش بالکل نہیں رہی۔ آپ کا سرمہ ممیرا خاص واقعی ہی ایک لاجواب چیز ہے۔

جناب محمد عارف صاحب ایل۔ ایم۔ ایس قبولہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپ سے سرمہ اکسیر جو بطور نمونہ منگایا تھا۔ میں نے ایک مریض کو استعمال کرایا۔ جس سے اس کو بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔ سرمہ اکسیر چشم واقعی اکسیر چشم ثابت ہوا ہے۔ مس

ہمیں مندرجہ بالا ادویہ اور اپنی دیگر ادویہ کے لئے ایجنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ جنہیں معقول کمیشن دیا جائیگا۔ جو صاحب یہ نفع مند کام کرنا چاہیں۔ وہ ابھی ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ نوٹ:۔ دوسری خاص ادویہ کیلئے ہماری فہرست طلب فرمائیں

مینیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۸۵

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چندہ تحریک جدید سال ہفتم کا مطالبہ

۷ر جنوری ۱۹۴۱ء تک تمام وعدے مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں

قادیان ۲۹ر نومبر۔ آج حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ میں تحریک جدید کے سال ہفتم کے چندہ کے متعلق اعلان فرمایا۔ یہ اعلان اپنی اہمیت کے لحاظ سے چونکہ اس قابل ہے۔ کہ جلد سے جلد احباب تک پہنچایا جائے۔ اس لئے خطبہ کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میری طبیعت پیچش کی وجہ سے خراب ہے۔ اس کے ساتھ ہی کچھ حرارت کی بھی شکایت ہے۔ اسی وجہ سے میں زیادہ دیر تک بول نہیں سکتا۔ لیکن چونکہ نومبر کا آخر آگیا ہے۔ اور یہ وہی ایام ہیں۔ جبکہ تحریک جدید کے نئے سال کی تحریک کی جاتی ہے۔ اسلئے میں آج دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اب وہ اس نئے سال یعنی ساتویں سال کی تحریک کے متعلق اپنے وعدے لکھانے شروع کر دیں۔

میں سمجھتا ہوں۔ اس کے متعلق اتنی بار اور اتنے رنگ میں اور اتنے تواتر سے تحریک کی جا چکی اور اسکی تفصیلات بیان ہو چکی ہیں۔ کہ درحقیقت اب کسی لمبے خطبے اور بیان کی ضرورت نہیں۔ جو لوگ چھ سال تک اس تحریک میں مسلسل حصہ لیتے رہے ہیں۔ درحقیقت انہیں کسی خاص تحریک کی ضرورت بھی نہیں۔ کیونکہ کوئی احمق ہی ہوگا۔ جو اس وقت کمند توڑ دے۔ جبکہ دو چار ہاتھ لب بام رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لاتکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا۔ کہ تم اس عورت کی طرح مت ہو۔ جو سوت کات کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم ایسا نہ کرو۔ کہ ایک نیک کام شروع کرو۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ ختم ہو۔ اسے چھوڑ دو۔ پس ایسے لوگوں کو میرے نزدیک چنداں تحریک کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر کسی کے دل میں کسی قسم کی قبض ہوگی۔ تو اس کے پچھلے چھ سال اسے خود بخود تحریک کرنے کے لئے کافی ہوں گے۔ وہ کہیں گے۔ کہ کیا اگلے چار سالوں کی خاطر تم ہمیں بھی برباد کرنے لگے ہو۔

البتہ ایک گروہ ایسا ہے۔ جو تحریک کا محتاج ہے۔ اس میں وہ بچے شامل ہیں۔ جو اب بلوغت کو پہنچے۔ یا وہ طالب علم ہیں۔ جو پہلے برسر کار نہیں تھے۔ مگر اب برسر کار ہو چکے ہیں۔ یا وہ لوگ ہیں۔ جن کے پاس پہلے مال نہیں تھا۔ مگر اب خدا نے انہیں مال دے دیا ہے۔ یا وہ لوگ ہیں جو پہلے مقروض ہونے کی وجہ سے اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ مگر اب قرض اتار چکے اور اس قابل ہو گئے ہیں۔ کہ اس تحریک میں حصہ لے سکیں۔ یہ اور اسی قسم کے وہ تمام لوگ جو پہلے کسی معذوری کی وجہ سے اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ نئی تحریک کے محتاج ہیں۔ اور میں آج انہی کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ وہ اب پچھلا سفر طے کر کے ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اگر اب بھی وہ شامل نہ ہوئے۔ تو ان کے لئے اس میں شمولیت اور بھی کٹھن ہو جائے گی۔ یہ دس منزلوں کا سفر ہے۔ جن میں سے چھ گذر چکیں اور صرف چار باقی ہیں۔

پس یہ سفر خاتمہ کے قریب پہنچ گیا۔ اور چوٹی پر پہنچکر اب مجاہدین کا لشکر نیچے اتر رہا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ سفر ختم ہو جائے۔ اور تمہارے لئے حسرت باقی رہ جائے۔

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نصیحت فرمائی۔ کہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہر شخص کا وعدہ گذشتہ سال سے کچھ نہ کچھ زیادہ ہو۔

اسی طرح جماعتوں کو حضور نے تحریک فرمائی کہ وہ اپنی فہرستیں بھجواتے وقت کوشش کریں۔ کہ ان کی فہرستیں نہ صرف افراد کے لحاظ سے سابقہ سالوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوں۔ بلکہ چندہ کے لحاظ سے بھی ان میں اضافہ ہو۔

حضور نے فرمایا۔ میں اس کے لئے ۷ر جنوری کی تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ تمام وعدوں کی لسٹیں اس تاریخ تک آجانی چاہئیں۔ بلکہ اگر ہو سکے تو جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے لسٹیں مکمل کر کے پہنچا دینی چاہئیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تحریک جدید سال ہفتم کی مالی قربانیوں کا مطالبہ

تحریک جدید کی قربانیوں میں مجاہدین کے شاندار وعدے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا اسوۂ حسنہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ فرمودہ ۲۹ر نومبر ۱۹۴۰ء کا خلاصہ اوپر شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضور نے جماعت احمدیہ کے مخلصین سے "تحریک جدید سال ہفتم" کی "مالی قربانیوں" کا مطالبہ فرمایا ہے۔ بیسیوں احباب وہ ہیں۔ جنہوں نے "تحریک جدید سال ہفتم" کے لئے اپنے وعدے کی پوری سالم پیشگی اسلئے داخل کر دی تھی۔ کہ جس وقت حضور سال ہفتم کا مطالبہ فرماویں۔ اسی وقت حضور کے پیش کر دی جاوے۔ چنانچہ ۲۹ر نومبر کو ایسے احباب کی رقوم پیش کر دی گئیں۔ اور بہت سے احباب نے خطبہ سنکر اپنے وعدے حضور کے پیش کئے۔ چنانچہ چند گھنٹوں کے اندر دو ہزار روپیہ نقد اور پندرہ ہزار روپیہ کے وعدے حضور کے بعد جمعہ ۲۹ر نومبر کو پیش ہوئے۔ جس پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ نقد اور وعدوں کی یہ فہرست اخبار "الفضل" میں شائع کی جا رہی ہے۔ خطبہ پڑھنے سے آپ پر یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ کہ حضور چاہتے ہیں۔ کہ احباب چھٹے سال کی رقم پر ساتویں سال میں کچھ نہ کچھ اضافہ کریں۔ کیونکہ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ ہر قدم آگے پڑتا ہے۔ اور وہ جس قدر قربانی اللہ تعالےٰ کے حضور خلوص دل سے پیش کرتا ہے۔ اسی قدر وہ اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خود باوجود سخت مقروض ہونے کے تیسرے سال کی ادا کردہ رقم پر ساتویں سال میں چالیس فی صدی کا اضافہ کر کے ۳۶/۲/۲ روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہر مخلص احمدی جو اپنے امام کی بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے۔ اور اس نے اپنے امام کے ہاتھ پر یہ اقرار کیا ہے۔ کہ میں اپنا مال اور جان خدا کی راہ میں قربان کروں گا۔ اور قربانی کے اوقات میں امام جو ہدایت کرے۔ اس کے مطابق عمل کرنا ہر ایک کا فرض ہوتا ہے۔ اور حضور نے اپنا اسوہ حسنہ آپ کے نمایاں اضافہ کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔ وہ آپ سے قربانی کا اضافہ کے ساتھ مطالبہ کرتا ہے۔ پس آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ آگے بڑھیں۔ اور اپنے امام کے حضور اپنے ساتویں سال کی قربانی کے لئے اپنا وعدہ پیش کریں۔ چونکہ آپ سے یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ ہر مجاہد جو قربانی کی اپنے دل میں شدید خواہش رکھتا ہے۔ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اپنا وعدہ پیش کر دے۔ تا وہ سابقون الاولون کے ثواب میں بھی آجائے۔

اسلئے آپ "اخبار فاروق" میں حضور کا خطبہ پڑھ کر فوری اپنا وعدہ لکھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ارسال فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری
تحریک جدید قادیان

رجسٹرڈ سرجن آئل رجسٹرڈ

جو کہ ورم۔ چوٹ۔ رگڑ۔ زخم۔ آبلہ۔ بغلئی پھوڑا۔ پھنسیوں کے لئے اکسیر ہے۔ نیز داد کے لئے فائدہ مند ہے اور مکھی۔ بھونڈی۔ زنبور۔ بھرڑ۔ بچھو وغیرہ کے کاٹے کا تریاق ہے۔ سرجن آئل کے لگانے سے ورم۔ درد۔ بے چینی اور جلن فوراً جاتی رہتی ہے۔ اور تازہ زخم کا خون فوراً بند ہو کر زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے۔ نیز پھوڑا پھنسی پر لگانے سے خود بخود پھٹ کر اس کا گند نکل جاتا ہے۔ سرجن آئل کھلاڑیوں کے لئے بے نظیر مددگار ہے زخموں۔ رگڑوں پر لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ نیز حیوانات کے لئے بھی سرجن آئل ویسا ہی فائدہ مند ہے۔ جیسے انسانوں کے لئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ شیشی کلاں ۱۰/ محصولڈاک بذمہ خریدار

(ڈاکٹر) ایم۔ اے بھٹی سرجن آئل فارمیسی قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی خاتون کی پکار

پیاری بہنو! دوزخی ایک ہزار برس تک نہایت دردانگیز جزع و فزع کے بعد کہیں گے۔ کہ دنیا میں جب ہم کسی معاملہ میں صبر سے کام لیتے تھے۔ تو ہم کو اس کا بہتر نتیجہ اور عمدہ ثمرہ ملا کرتا تھا۔ آؤ یہاں بھی صبر کر کے دیکھیں!! شاید عمدہ ثمرہ پیدا ہو!! چنانچہ اسی عذاب میں صبر و سکوت سے کام لیں گے۔ اس پر بھی وہاں عذاب میں کسی قسم کی تخفیف نہ دیکھیں گے۔ اس وقت آپس میں کہیں گے کہ ہم صبر کریں یا نہ کریں! معلوم ہو گیا۔ کہ ہمارے لیے نجات کی کوئی صورت نہیں۔ نیز یہ عالم وہ ہے۔ کہ جہاں کوئی عمل اور کوئی محنت و جفاکشی سر مو کام نہیں آتی۔

اس کے بعد مالک دوزخ کو مل کر آواز دیں گے۔ اور نہایت جگرخراشی آواز سے چلا کر کہیں گے۔ اے مالک! گھیر لیا ہم کو عذاب کی سختیوں نے اور پک گئے ہمارے چمڑے۔ اے مالک! اگر تو ہمیں اس عذاب سے رہائی دے۔ تو اب ہم ایسی آرام طلبی اور گناہ نہ کریں گے۔

اس پر مالک دوزخ انہیں جواب دیگا۔ کیا تمہارے پاس دنیا میں خدا کا کوئی نبی اور اس کی کھلی آیتیں اور نشانیاں (جن کا مطلب ظاہر تھا) نہیں پہنچی تھیں؟ جس کے جواب میں دوزخی کہیں گے۔ کہ اے مالک! بیشک یہ سب کچھ ہوا۔ مگر ہماری آرام طلبی۔ ہماری شقاوت۔ مالک کہے گا کہ تم پروردگار سے دعا کرو۔ اس پر سب کے سب بالاتفاق کہیں گے۔ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ۔ یعنی خداوند! ہماری بدبختی ہم پر غالب آئی۔ اور ہماری قوم گمراہ ہوئی۔ ربنا اخرجنا منھا فان عدنا فانا ظلمون یعنی خداوند! ہمیں اس عذاب سے نکال!! اب ہم اگر ایسا کریں۔ تو البتہ ظالم ہوں گے۔

جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کی دو مدتِ عمر کی مقدار دوزخی لوگ مرقومہ بالا بددعا کے ساتھ پروردگار کو پکارتے رہیں گے۔ لیکن اس مدت تک کچھ جواب نہ ملے گا۔ اس کے بعد ایسا ناامید اور یاس کا جواب ملے گا۔ کہ العظمۃ للہ۔ پروردگار فرمائے گا اِخْسَئُوْا فِيْهَا۔ وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۔ عذاب میں پھٹکارے رہو!! اور کلام نہ کرو

لہٰذا اے میری احمدی بہنو! ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے۔ کہ ہم اپنی ان بہنوں کو جنہوں نے کہ اب تک اس زمانے کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت نہیں کی۔ پورے پورے طور پر سمجھا دیں۔ کہ وہ اس زمانے کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدر و شناخت کر کے احمدی جماعت میں شامل ہو جاویں۔ تاکہ آنے والی عذاب کی گھڑی سے وہ بچ جائیں۔ اور ہم احمدی بہنیں دوسری غیر احمدی بہنوں یا غیر مسلم بہنوں کو اس طرح سمجھا سکتی ہیں۔ کہ پہلے ہم میں سے ہر ایک احمدی بہن سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب و رسائل و اخبارات کا مطالعہ کرنا شروع کر دیں۔ تاکہ ہم میں وہ قوتِ علم پیدا ہو جاوے۔ کہ ہم اپنے دلی مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔ اور متذکرہ بالا کتب وغیرہ کا مطالعہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ان کو خرید کیا جاوے۔ مگر خریداری کے لئے ایک کثیر رقم کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن ہم میں سے اکثر بہنیں یہ گراں بار اٹھانے کی یقیناً طاقت نہیں رکھتی ہونگی۔ لہٰذا میں بھی انہی کمزوروں میں شامل ہوں۔ ہاں ایک مفید مشورہ میں احمدی خواتین کو یہ دینا چاہتی ہوں۔ جس سے کہ میں نے خود بہت بڑا فائدہ حاصل کیا ہے۔ اور جو کم خرچ و بالانشین والی بات ہے۔ اور وہ یہ کہ اخبار "فاروق" جو قادیان سے ہفتہ وار نکلتا ہے۔ اس کا مطالعہ ضرور کریں۔ اس کا چندہ سالانہ بھی صرف ۳/۸ روپیہ ہیں۔ اور اس کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہے۔ کہ "فاروق" کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ فاروق جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے۔ اور تحریک جدید کے کارکن تمام جماعتوں میں فاروق کی خریداری کے لئے کوشش کریں۔" لہٰذا ہم احمدی بہنوں کو بھی اپنے پیارے امام خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر بدل و جان لبیک کی آواز اٹھانی چاہیئے۔

میں نے اخبار فاروق میں کیا دیکھا

(۱) فاروق میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ (۲) فاروق تحریک جدید کا وہ اخبار ہے۔ جسمیں ایسے مضامین ہوتے ہیں۔ جو دوسرے کسی اخبار میں نہیں ہوتے۔ (۳) فاروق میں مخالفین اسلام و مکذبین حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور منکرین خلافت کے اعتراضوں کے جواب اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے زبردست دلائل شائع کئے جاتے ہیں۔ (۴) فاروق میں تحریک جدید کے مجاہدین بیرون ہند ممالک غیر کے خاص مضامین اقتصادی۔ تجارتی۔ تمدنی۔ سیاسی۔ مذہبی و اخلاقی۔ علمی۔ رسوماتی۔ اعتقادی شائع کئے جاتے ہیں۔ جو دوسرے کسی اخبار یا رسائل میں نہیں ہوتے۔ (۵) فاروق میں تحریک جدید کی روز افزوں ترقیات کے حالات جو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک سے مخصوص ابدالآباد تک یادگار رہیں گے۔ تازہ بتازہ شائع ہوتے ہیں۔ (۶) نیز مجاہدین بیرون ہند کی تبلیغی دلچسپ رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ جو فاروق کے لئے ہی لکھی جاتی ہیں۔ (۷) فاروق میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہفتہ بھر کی ضروری خبریں درج کی جاتی ہیں۔ (۸) فاروق میں مرکزی نظارتوں کے اہم اعلان نقل کئے جاتے ہیں۔ (۹) فاروق میں ہفتہ بھر کی عام دلچسپ خبریں اخبارات سے انتخاب کر کے نقل ہوتی ہیں۔ (۱۰) فاروق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ و مفتیانِ سلسلہ احمدیہ کے مفید فتوے شائع کئے جاتے ہیں۔ جن کی ہر ایک احمدی کو ضرورت ہوتی ہے۔ ان تمام خوبیوں کا جامع فاروق ہر مہینے میں چار بار عمدہ کاغذ دیدہ زیب لکھائی و چھپائی سے شائع ہوتا ہے۔ اور ہر ماہ انگریزی کی ۷، ۱۴ اور ۲۱ و ۲۸ تاریخہائے کو قادیان سے نکلتا ہے۔

باوجود اس قدر خوبیاں ہونیکے چندہ صرف ڈھائی روپیہ سال اور ششماہی چندہ ڈیڑھ روپیہ ہے۔ اس سے زیادہ سستا سلسلہ کا کوئی اخبار نہیں۔ پس میں اپنی تمام احمدی بہنوں کو توجہ دلاتی ہوں۔ کہ وہ اس کے مطالعہ سے کما حقہٗ پوری مبلّغات بن کر غیر احمدی و غیر مسلم خواتین میں تبلیغ کرنے کی اہل ہو جائیں گی۔ اور پورے طور پر ان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحیح تعلیم سے بہرہ ور کر سکیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی پوری پوری تعمیل کرنے والوں میں سے ہوں گی۔ جیسا کہ حضرت ممدوح نے فرمایا ہے کہ

تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

آپ کی خیرخواہ بہن بنت ناصر خانصاحب سیچاپور مقیم قادیان۔

تفسیر القرآن کی قیمت پیشگی ادا کرنے والوں کی خدمت میں گذارش

احباب جماعت احمدیہ اور ان کے علاوہ غیر احمدی معززین کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر القرآن کے لئے آرڈر موصول ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں یہ اعلان کر دینا ضروری ہے۔ کہ تفسیر القرآن کی قیمت بحساب پانچ روپیہ فی نسخہ دفتر محاسب مد تفسیر القرآن میں جمع کرانے کے لئے ارسال فرمایا کریں۔ اور اگر اس کے ساتھ ہی دفتر تحریک جدید میں بھی اطلاع دے دیا کریں۔ کہ انہوں نے اتنی جلدوں کی قیمت دفتر محاسب میں ارسال کر دی ہے۔ تو زیادہ مناسب ہوگا۔

یہ عظیم الشان تفسیر تعریف کی محتاج نہیں۔ اسکے لئے صرف اس قدر کہہ دینا ہی اسکے اعلیٰ اور مکمل ہونے کی گارنٹی ہے۔ کہ یہ اس شخص کی تفسیر ہوگی۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اسکو مقدس روح دی گئی ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح القدس کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ پھر فرمایا دین اسلام کا شرف اور قرآن مجید کا رتبہ اس کے ذریعہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ اور قرآن مجید کے نکات اور معارف اس کے ذریعہ لوگوں پر ظاہر ہوں گے۔

یہ ایک بشارت ان بے شمار الہامات میں سے ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ہیں۔ لہٰذا احباب کو اس بے بہا تفسیر کو اپنے لئے ریزرو کرنے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے۔ اور اس کے یقینی مل سکنے کی صورت اسی صورت میں ہے۔ کہ مطلوبہ جلدوں کے بموجب قیمت پیشگی دفتر محاسب کی مد تفسیر القرآن میں بھجوا دی جاوے۔ اور اسکی اطلاع دفتر تحریک جدید میں فوراً دیدی جاوے۔

جن اصحاب کو مطبوعہ حصہ تفسیر القرآن مفت دیا گیا ہے

تفسیر القرآن کا مطبوعہ حصہ بعض اصحاب کو بغیر قیمت کے دیا گیا تھا۔ ان کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے دوست بھی وہ حصہ تفسیر ارسال فرما دیں۔ نیز بقیہ حصہ تفسیر کی قیمت بھی ارسال فرما دیں۔ ایسے اصحاب سے زیر طبع تفسیر کی قیمت ۳ لی جائے گی اور پہلے حصہ کے ساتھ اسے شامل کر کے کتاب مجلد ان کے حوالہ کی جائے گی۔ اور جن دوستوں کی طرف سے حصہ تفسیر موصول نہ ہوگا۔ ان کو زیر طبع تفسیر ارسال نہ کی جائے گی۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکمل تفسیر کی ہی جلد ہو سکے گی۔

نوٹ: جن دوستوں سے پہلا طبع شدہ حصہ گم ہو چکا ہے۔ ان کو بقیہ حصہ بلا جلد ہی دیا جا سکے گا۔ (انچارج تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثنائی مشن!

لولاک لما خلقت الافلاک (الحدیث) کے سلسلہ میں علمائے اہلحدیث سے ضروری استفسارات

اور

مولوی ثناء اللہ صاحب کی حدیث دانی کی حقیقت

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اخبار "اہلحدیث" ۴ ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشہور و معروف حدیث قدسی "لولاک لما خلقت الافلاک" کو لفظاً و معناً موضوع قرار دیکر اس پر بعض اعتراض کرتے ہوئے اس حدیث کو صحیح ماننے والوں پر بھی اعتراضات کی بوچھاڑ کی تھی۔ اور حدیث مذکور کے بارہ میں بعض علمی اعتراضات بھی کئے تھے۔ جن کا خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کافی ووافی جواب خاکسار نے اخبار "فاروق" ۴ ر اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء میں شائع کیا تھا۔ میرے اس جواب پر مولوی صاحب نے یکم نومبر کے "اہلحدیث" میں جو خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ بتاتی ہے۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ ہؤا۔ پادری سلطان محمد پال صاحب عیسائی مناظر نے جو مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت حسب ذیل اظہار خیال کیا تھا۔ وہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ کہ "مولوی صاحب کسی مصلحت سے اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔ ورنہ آپ کو احادیث کا خاک بھی علم نہیں ہے۔ یا اگر ہے تو اپنی فضیحت کی خاطر جان بوجھ کر لاعلم بنتے ہیں"۔ (عیسائی رسالہ اخوت لاہور بابت مئی سنہ ۱۹۴۰ء صکا)

یہ صرف ذوقی امر نہیں۔ بلکہ مولوی صاحب کا مضمون جو میرے مضمون کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اس پر شاہد ناطق ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ۴ ر اکتوبر کے "اہلحدیث" میں "لولاک لما خلقت الافلاک" کی حدیث کا انکار کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ یہ صرف ایک "عربی مقولہ مشہور ہے"۔ "مگر نہ اسکی کوئی سند ہے"۔ میں نے اس کے جواب میں موضوعات کبیر صفحہ ۵۹ کے حوالہ سے لکھا تھا۔ کہ حدیث "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" کو بھی تو محدثین نے "لا اصل لہ" یعنی بے اصل قرار دیا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ حدیث بے سند مانی گئی ہے۔ پھر بھی محدثین نے اسے زبان زد خلائق ہونے کی وجہ سے اصول حدیث کی مشہور کتاب شرح نخبۃ الفکر میں جو متواتر کے بعد مشہور کا درجہ مانا ہے۔ تو اسکی شرح میں حدیث "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" کو بطور مثال پیش کیا ہے۔ چنانچہ بہجۃ النظر علی شرح نخبۃ الفکر صفحہ ۱۲ پر علامہ ابوالحسن ابن محمد صادق السندی المدنی رح صاف لکھتے ہیں۔

"وما مثال ما لا یوجد اسناد لہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" سو لعینہٖ حدیث "لولاک لما خلقت الافلاک" بھی بوجہ زبان زد خلائق ہونے کے خواہ اسکی سند ہو۔ مگر ضعیف ہو یا سند بالکل ہی نہ ہو۔ "مشہور" حدیث کی تعریف میں آتی ہے۔ اور صحیح ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا یکم نومبر کے اہلحدیث میں "خیانت مرزائی" کی سرخی سے حسب ذیل جواب دیا ہے:-

"مرزائی مجیب نے بڑے فخر سے لکھا ہے۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کو بے سند ہونے پر بھی صرف مشہور ہونے کی وجہ سے صحیح قرار دیا گیا ہے۔ محض جھوٹ ہے۔ آپ نے موضوعات کبیر کا حوالہ دیا ہے۔ اسی میں اسکی سند کا ذکر ان لفظوں میں ملتا ہے۔ روی عن سند ضعیف (تذکرہ موضوعات للمفتنی مطبوعہ مصر صفحہ ۲) یعنی یہ حدیث ضعیف سند سے روایت کی گئی ہے۔"

ناظرین! غور کیجئے۔ کہ کیا بہجۃ النظر صفحہ ۱۲ کی عبارت میں یہ الفاظ ہیں یا نہیں۔ کہ "وما مثال ما لا یوجد اسناد لہ علماء امتی الخ" کہ ایسی مشہور حدیث کہ جس کی اسناد بالکل نہ پائی جاتی ہو۔ اسکی مثال حدیث علماء امتی الخ ہے۔ مگر باوجود اس کے "اہلحدیث" کے "مولوی فاضل" صاحب کہتے ہیں۔ کہ یہ "محض جھوٹ ہے"۔

اور طرہ یہ کہ اس جھوٹ کے مرتکب مولوی صاحب خود بن گئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"آپ نے موضوعات کبیر کا حوالہ دیا ہے۔ اسی میں اسکی سند کا ذکر ان لفظوں میں ملتا ہے۔ روی عن سند ضعیف"۔ حالانکہ میری پیش کردہ کتاب "موضوعات کبیر" میں اس حدیث کے ساتھ یہ ہرگز لکھا ہوا نہیں ہے۔ حتیٰ کہ خود امرتسری "مولوی فاضل" بھی اس کو جانتے بوجھتے عوام کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کی کوشش کر گئے ہیں۔ یعنی حوالہ دیتے ہوئے "موضوعات کبیر" کا نہیں۔ بلکہ "تذکرہ موضوعات" کا حوالہ دے دیا ہے۔ مگر باوجود اس خیانت کے کہ جس کا انہوں نے مجھ پر الزام لگایا تھا۔ اور خود اسی کے مرتکب ہو گئے پھر بھی ان کے لئے یہ جواب مفید مطلب نہیں بنا۔ کیونکہ بہجۃ النظر صفحہ ۱۲ کا حوالہ جو میں نے "فاروق" میں پورا نقل کیا تھا۔ اس میں "مشہور" حدیث کی تعریف کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ زبان زد خلائق حدیث بھی "مشہور" کہلائے گی۔ کہ جس کی صرف ایک ہی سند ہو۔ گو وہ بھی غیر صحیح ہو۔ بلکہ ایسی حدیث بھی "مشہور" ہوگی۔ کہ جسکی بالکل سند ہی نہ ہو۔ اور اسکی مثال میں علماء امتی والی حدیث کو نقل بھی کیا گیا ہے۔

اب بہجۃ النظر صفحہ ۱۲ کے اس مضمون سے ثابت ہے۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ہزار کوشش کرکے بھی علماء امتی والی حدیث کو ضعیف سند والی ثابت کر دیں۔ تو پھر بھی محدثین کے بیان کے مطابق وہ "مشہور" ہے۔ اور ضعیف سند کی وجہ سے اس پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔

مگر آگے چل کر مولوی صاحب نے ایک ایسی بات لکھی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے مضمون کے مطالعہ سے ان کے حواس میں ضرور فرق آگیا تھا۔ اور وہ یہ بھی بھول گئے۔ کہ کیا سوال در پیش ہے۔ اور کہ وہ میرے مضمون کا جواب لکھ رہے ہیں۔ یا کہ اسکی تصدیق کر رہے ہیں۔ یعنی لکھتے ہیں۔ "بے سند اور ضعیف السند ہونے میں بڑا فرق ہے۔ سنئے!

بے سند مشہور حدیث کی مثالوں میں شرح نخبۃ کے حاشیہ میں یوں لکھا ہے:-

قولہ ما لا یوجد لہ اسناد اصلاً امثالہ کثیرۃ منہا حدیث لولاک لما خلقت الافلاک (شرح نخبۃ صفحہ ۹) یعنی بے سند حدیثوں کی مثالیں بہت ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک"

(اہلحدیث یکم نومبر صفحہ ۶)

؎ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

جناب مولوی صاحب! آپ اس اپنی عبارت کو پھر پڑھیں۔ اور ذرا سوچیں۔ کہ آپ کے اور میرے درمیان کیا مسئلہ زیر بحث ہے۔ کیا یہی نہیں۔ کہ حدیث لولاک لما خلقت الافلاک۔ خواہ بے سند یا ضعیف السند ہو۔ مگر وہ زبان زد خلائق ہونے کی وجہ سے مشہور حدیث کی تعریف کے مطابق صحیح حدیث ہے۔ اور عبارت منقولہ میں تو آپ نے شرح نخبۃ صفحہ ۹ کے حاشیہ کی خود ہی عبارت نقل کر کے میری "تائید کردی اور اپنی قلم سے خود ہی اپنی تردید اور تغلیط کردی ہے۔ "حق بر زبان جاری" اسی کو کہتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے جواب میں ایک اور دلچسپ بات لکھی ہے۔ لکھتے ہیں:-

"مرزائی مجیب صاحب اگر زیادہ نہیں صرف مقدمہ صحیح مسلم ہی پڑھ لیتے۔ تو ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ مقدمہ مذکور میں ایک خاص باب ضرورت الاسناد کے نام سے مقرر ہے۔ سند حدیث محدثین کے نزدیک ایسی ضروری چیز ہے۔ کہ محدثین کی اصطلاح میں حدیث سند ہی کا نام ہے۔ جہاں وہ کہتے ہیں۔ کہ حدیث ضعیف ہے یا صحیح ہے۔ تو اس سے مراد سند ہی ہوتی ہے۔ الفاظ حدیث نہیں ایسا کہنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ حدیث کے متن پر خود بخود حکم لگ جاتا ہے"۔ (اہلحدیث یکم نومبر سنہ ۱۹۴۰ء)

جناب مولوی صاحب! آپ تو مجھے مقدمہ صحیح مسلم پڑھنے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ مگر میں بطور فخر نہیں۔ بلکہ خدا کے فضل اور تحدیث نعمت کے طور پر لکھتا ہوں۔ کہ مولیٰ کریم نے اس عاجز راقم کو علاوہ دیگر بعض احادیث کے مطالعہ کے صحاح ستہ کے مطالعہ کا بھی شرف بخشا ہے (فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ رب زدنی علماً) مگر لگے ہاتھوں آپ بھی ذرا سوچ سمجھ کر جواب دیجئے۔ کہ میں نے اخبار "فاروق" میں لکھا تھا۔ کہ حدیث "لولاک لما خلقت الافلاک" کو اگرچہ محدثین نے ضعیف یا موضوع قرار دیا ہے۔ مگر جبکہ آپ خود بھی محدثین کی ضعیف یا موضوع قرار دی ہوئی کئی احادیث کو اپنے "خیال" کی بناء پر بلحاظ معنی بہت صحیح مانتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کا مسیح موعود جو حکم و عدل بھی ہے۔ اگر وہ ایک "مولوی فاضل" کی طرح محض اپنے "خیال" کی بناء پر اس حدیث کو صحیح نہیں مانتا بلکہ یہ کہتا ہے۔ کہ

"ہمیں کشفی طور پر معلوم ہؤا ہے۔ کہ یہ حدیث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے مطلب اور مفہوم کے لحاظ سے صحیح ہے۔" تو عقلاً اور انصافاً کس کی بات زیادہ قابل وقعت اور پذیرائی ہو سکتی ہے؟ مگر آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ بطور مثال میں نے دو ایسی حدیثیں بھی پیش کی تھیں۔ اول یہ کہ "صلوا خلف کل برّ و فاجر" کو صحیح جان کر آپ بارہا فاسق فاجر کی اقتداء میں نماز کے جواز کا فتویٰ دے چکے ہیں (مثلاً اہلحدیث ۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء صفحہ ۱۳) حالانکہ محدثین نے لکھا ہے۔ کہ "صلوا خلف کل برّ و فاجر حدیث نشدہ" یعنی صلوا خلف کل برّ و فاجر کوئی حدیث ہی نہیں ہے۔ (صراط مستقیم المعروف سفر السعادۃ از امام مجد الدین صاحب قاموس رح)

دوم۔ آپ نے اپنے رسالہ اجتہاد و تقلید صفحہ ۷۹ پر حدیث "اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم" کی نسبت خود ہی یہ لکھ دیا ہے۔ کہ اس حدیث کی نسبت گو علماء محدثین نے سخت ضعف کا حکم لگایا ہے۔ ملاحظہ ہو اعلام الموقعین وغیرہ۔ مگر خاکسار راقم کے خیال میں یہ حدیث بلحاظ معنے بہت صحیح ہے۔" مگر آپ نے ان باتوں کا بھی اپنے پرچہ میں جواب دینا تو درکنار ذکر تک نہیں کیا۔ اور اب زیر نظر پرچہ میں آپ نے خود ہی اپنے خلاف یہ لکھ دیا۔ کہ:۔ "محدثین کی اصطلاح میں حدیث سند ہی کا نام ہے۔ جہاں وہ کہتے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے یا صحیح ہے۔ تو اس سے مراد سند ہی ہوتی ہے۔ الفاظ حدیث نہیں ایسا کہنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ حدیث کے متن پر خود بخود حکم لگ جاتا ہے۔" (اہلحدیث یکم نومبر)

جناب مولوی صاحب! آپ کو تو حدیث اور علم حدیث جاننے کا بڑا دعویٰ تھا۔ مگر اپنے طرز عمل سے آپ اپنے حریف پادری سلطان محمد صاحب کے اس بیان کی خود ہی تصدیق کر رہے ہیں۔ "کہ آپ کو احادیث کا خاک بھی علم نہیں ہے۔" کیونکہ یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر اہلحدیث یکم نومبر کا پیش کردہ آپ کا اصل درست ہے۔ تو پھر وہ احادیث جن کی نسبت محدثین نے "سخت ضعف" کا حکم لگایا ہے۔ تو بقول آنجناب جبکہ "اس سے مراد سند ہی ہوتی ہے۔" اور پھر اس سے "حدیث کے متن پر خود بخود حکم لگ جاتا ہے۔" تو باوجود اسی اصول کے پیش کرنے کے آپ خود ہی اس اصول کی تردید کرتے اور ان ضعیف قرار دادہ احادیث کو "بلحاظ معنی بہت صحیح" بھی مانتے جاتے ہیں۔ اگر آپ کا اپنے تبحر علمی پر ادعاء درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ شبہ ہوتا ہے۔ کہ غالباً یہ جوابی مضمون آپ کے نام سے کسی اور نے آپ سے کوئی دیرینہ بدلہ لینے کے لئے لکھ کر آپ کی سبکی اور علمی پردہ دری کرائی ہے۔

پھر میں نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ جس طرح آپ باوجود محدثین کی ضعیف قرار دادہ احادیث کو "بلحاظ معنی بہت صحیح" محض اپنے "خیال" کی بناء پر قرار دیتے ہیں۔ اور خدا کے حکم و عدل مسیح موعود لولاک لما خلقت الافلاک کی حدیث کو جسے گو محدثین نے موضوع قرار دیا ہے۔ مگر اپنے کشف کی بنا پر معنی کے لحاظ سے صحیح کہتے ہیں۔ تو یہ قابل تعریف امر ہے۔ نہ کہ قابل اعتراض۔ اور پھر ساتھ ہی میں نے موضوعات کبیر صفحہ ۵۹ سے حدیث لولاک الخ کی نسبت یہ حوالہ نقل کیا تھا۔ کہ محدثین نے بھی "لکن معناہ صحیح" کہہ کر اس حدیث کو معناً صحیح تسلیم کیا ہے۔ مگر آپ نے اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

علاوہ ازیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لولاک لما خلقت الافلاک کی نسبت لکھا تھا۔ کہ یہ حدیث "مقصود کے لحاظ سے بھی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس سے مقصود یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اگر آنحضرت نہ ہوتے۔ تو خدا دنیا کو بھی نہ پیدا کرتا۔ حالانکہ اس مطلب کے لحاظ سے عربی الفاظ یوں ہونے چاہئیں۔ لولاک لما خلقت الدنیا۔ یا ما خلقت شیئا۔ یعنی اے پیغمبر اگر تو نہ ہوتا۔ تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ یا کوئی چیز پیدا نہ کرتا۔" (اہلحدیث ۴ر اکتوبر ۱۹۴۰ء)

مگر مولوی ثناء اللہ صاحب جو مجھے مقدمہ صحیح مسلم پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اور آپ بارہا حدیث کا بہت بڑا عالم ہونے کا دعویٰ کر چکے ہیں۔ خود احادیث سے ناواقفی کی وجہ سے اس حدیث کا ان لفظوں میں ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جو کہ موضوعات کبیر جیسی مشہور کتابوں میں بھی شائع و متعارف تھے۔ چنانچہ میں نے مولوی صاحب کے مطالبہ کو پورا کرتے ہوئے موضوعات کبیر صفحہ ۵۹ سے یہ حدیث انہی لفظوں میں دکھا دی۔ جن کا مولوی صاحب نے مطالبہ کیا تھا۔ یعنی "وفی روایۃ ابن عساکر لولاک ما خلقت الدنیا" (اور تازہ مضمون میں مزید حوالجات بھی آگے پیش کئے جائیں گے) مگر مولوی ثناء اللہ صاحب اسکو بھی بغیر ڈکار لئے ہضم کر گئے۔ اور بہت بڑے اہلحدیث ہونے کے مدعی پیش کردہ حدیث کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

پھر اس حدیث کے جو معنی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ میں نے نمونۃً نقل کئے۔ مگر مولوی صاحب ان پر بھی کوئی جرح نہ کر سکے۔ اور اسکی تائید میں بزرگان سلف کے جو حوالجات دئے۔ ان کی تردید کی بھی جرأت نہ کر سکے۔ یہ اہلحدیث کے اس "مولوی فاضل" کا حال ہے۔ جن کو حدیث دانی کا بڑا دعویٰ ہے۔

اسی طرح اہلحدیث یکم نومبر ۱۹۴۰ء میں میرے مضمون کا برائے نام جواب لکھتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے جہاں میری پیش کردہ باتوں میں سے کسی کی تردید کی جرأت نہیں کی۔ وہاں میرے اپنے بیان کردہ خلاصہ مضمون کو لینے کی بجائے آپ نے دو سطری سا خلاصہ بنا کر اس پر یونہی ایک لمبا چوڑا مضمون گھسیٹ مارا۔ اور اخبار اہلحدیث پڑھنے والوں پر یہ ظاہر کیا۔ کہ شاید احمدی مجیب نے بقول مولوی ثناء اللہ صاحب سارے مضمون میں یہی ایک بات لکھی تھی۔ کہ "اس جواب کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہ حدیث (لولاک الخ) ہے تو بے سند مگر مشہور ہے۔ اور مشہور حدیث معتبر ہوتی ہے۔"

حالانکہ دیانت و امانت کا تقاضا یہ تھا۔ کہ جس طرح میں نے مولوی صاحب کی معترضانہ عبارت ساری نقل کر دی تھی۔ وہ بھی میرے مضمون کی ہر ایک بات کو نقل کر کے جواب دیتے۔ سو میں اب مولوی ثناء اللہ صاحب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے تمام مضمون کو جو "فاروق" ۴ر اکتوبر میں شائع ہوا ہے۔ اور اپنے یکم نومبر والے جواب کو اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ تاکہ ناظرین اہلحدیث خود اندازہ لگا سکیں۔ کہ مولوی صاحب کے اعتراضات کہاں تک حقانیت سے پُر ہیں۔ اور پڑھنے والے یہ بھی اندازہ لگا لیں۔ کہ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب میری ہر ایک بات کو توڑ سکے ہیں؟ اگر وہ ایسا کریں۔ تو میں مکرم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار "فاروق" کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ وہ بھی اخبار "فاروق" میں میرا جواب (از فاروق ۴ر اکتوبر) اور آپ کا جواب (از اہلحدیث یکم نومبر) کسی تازہ اشاعت میں سارے کا سارا نقل کر دیں۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ میری اس درخواست کو قبول کر لیں گے۔

(ایڈیٹر۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب آپ کی شرط کو منظور کر کے آپ کا مکمل مضمون اہلحدیث میں معہ اپنے یکم نومبر والے مضمون کو ایک پرچہ میں شائع کر دیں۔ تو فاروق میں بھی ایسا کر دیا جائیگا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کبھی ایسا نہ کریں گے)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے زیر نظر پرچہ اہلحدیث یکم نومبر کے ابتداء میں لکھا ہے۔ کہ "ہم لوگ تو آنحضرت صلعم کی شان رفیع کو اس روایت مکذوبہ کا مصداق تسلیم نہیں کرتے۔ یعنی ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ اگر آنحضرت صلعم کی ذات مبارک نہ ہوتی۔ تو خدا تعالیٰ دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا۔ ایسا کہنے کو ہم غلو اور افتراء علے اللہ سمجھتے ہیں۔"

میں اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے خصوصاً اور دیگر اعیانِ اہلحدیث سے عموماً یہ پوچھتا ہوں کہ اگر ایسا کہنے والا مفتری علی اللہ اور غالی ہے۔ تو کیا فرماتے ہیں علماء اہلحدیث۔

(۱) ان محدثین کے بارہ میں جو لولاک لما خلقت الافلاک کی حدیث کی نسبت لکھتے ہیں۔ "لکن معناہ صحیح" (موضوعات کبیر صفحہ ۵۹) کیا وہ بھی غالی اور مفتری علی اللہ ہیں؟

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث امام دیلمی رح کے بارہ میں جو کہ حضرت ابن عباس سے یہ مرفوع متصل حدیث روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کو جبرائیل نے کہا۔ یا محمد لولاک ما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار" (حوالہ مذکور) کہ اے محمد اگر آپ کو پیدا نہ کرنا ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ دوزخ اور جنت کو بھی پیدا نہ کرتا۔ سو کیا امام دیلمی رح بھی معاذ اللہ غالی اور مفتری علی اللہ ہیں؟

(۳) کیا فرماتے ہیں علماء اہلحدیث امام ابن عساکر رح کے بارہ میں جو یہ روایت کرتے ہیں۔ لولاک لما خلقت الدنیا۔ کہ اگر آنحضرت نہ ہوتے۔ تو خدا دنیا کو ہی پیدا نہ کرتا۔ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۹ مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۲) کیا وہ بھی غالی اور مفتری علی اللہ تھے۔

(۴) کیا فرماتے ہیں علماء اہلحدیث صاحب حاکم رح امام سبکی رح اور بلقینی رح کے بارہ میں کیونکہ بحوالہ زرقانی لکھا ہے:۔

لولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنۃ ولا النار الحدیث۔ صححہ الحاکم اقرہ السبکی والبلقینی"۔ (المصنوع فی الاحادیث الموضوع حاشیہ صفحہ ۲۲) یعنی خدا فرماتا ہے۔ کہ اگر محمد رسول اللہ نہ ہوتے۔ تو میں نہ آدم نہ جنت اور نہ دوزخ کو پیدا کرتا۔ اور اس حدیث کو حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور امام سبکی اور بلقینی نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے۔ تو کیا یہ سب امام بھی غالی اور مفتری علے اللہ تھے؟

(۵) پھر کیا امام بیہقی رح بھی غالی اور مفتری علی اللہ تھے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ حضرت آدم ع کو خدا نے فرمایا "لولا محمد ما خلقتک رواہ البیہقی فی دلائلہ"۔ (مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۱۲) اور لکھا ہے۔ رواہ الحاکم وصححہ" (" ") کہ خدا نے حضرت آدم کو فرمایا۔ کہ اگر محمدؐ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی نہ پیدا کرتا۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اور نیز حاکم نے روایت کرتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۶) ایسا ہی کیا فرماتے ہیں علماء اہلحدیث زمانہ حال کے مشہور و معروف عالم با عمل و بزرگ جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح بانی مدرسہ دیو بند کی نسبت کہ کیا وہ بھی غالی اور مفتری علی اللہ تھے؟ کیونکہ مولوی صاحب "آب حیات" صفحہ ۱۲۲ پر فرماتے ہیں:-

"یہاں سے سمجھ میں آتا ہے۔ کہ عجب نہیں۔ جو روایت لولاک لما خلقت الافلاک صحیح ہو۔ کیونکہ اس کا مضمون صحیح ہی معلوم ہوتا ہے"

(۷) ایسا ہی کیا فرماتے ہیں علماء اہلحدیث! جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح کے پیر اور مرشد یعنی "قطب العالم شیخ العرب والعجم مولانا سیدنا الحاج الحافظ الشاہ محمد امداد اللہ صاحب" کے بارہ میں کہ کیا وہ بھی غالی اور مفتری علی اللہ تھے؟ کیونکہ صاحب موصوف "رسالہ جہاد اکبر" "مطبوعہ احسن المطابع دہلی" صفحہ ۱۲ پر راقم ہیں:- ؎

محمد ہے ممدوح ذات خدا
محمد کا ہو وصف کس سے ادا
محمد سا مخلوق میں کون ہے
اسی کا طفیل ہے یہاں جو کُن ہے
نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور
نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور
محمد خلاصہ ہے کونین کا
محمد وسیلہ ہے دارین کا

(۸) ایسا ہی کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث کہ کیا یہ کہنے والے بھی غالی اور مفتری علی اللہ تھے؟

"حال آنکہ مقدر است کہ مقصود از خلقت عالم و عالمیان او است علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ و آدم و آدمیان ہمہ طفیلی وی اند علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ لولاہ لما خلق اللہ الافلاک ولما ظہر الربوبیۃ کما ورد۔"

سلہ "اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نمے بود پیدا نمے کرد اللہ تعالیٰ آسمانہا را و ظاہر نمے کرد ربوبیت خود چنانچہ در حدیث وارد است" (رسالہ انوار احمدیہ مجتبائی دہلی صفحہ ۶۳ مطبوعہ ۱۳۰۹ھ از مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری)

یعنی بات یہ ہے۔ کہ دنیا و ما فیہا کی پیدائش کا مقصود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ اور آدم و آدمیان حضور ہی کے طفیل ہیں۔ اگر آنحضرت پیدا نہ کئے جاتے۔ تو خدا تعالیٰ افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ اور نہ اسکی ربوبیت ظاہر ہوتی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ اگر آنحضرت نہ ہوتے۔ تو اللہ تعالے آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا۔

(۹) پھر کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث امام قسطلانی رح کے بارہ میں کیا وہ بھی غالی اور مفتری علی اللہ تھے کیونکہ آپ بھی لکھتے ہیں:-

"ان محمدا صلے اللہ علیہ وسلم ھو المقصود من خلق النوع الانسانی وھو عینہ وخلاصتہ وواسطۃ عقدہ والاحادیث السابقۃ صریحۃ فی ذالک" (مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۸)

یعنی نوع انسانی کی پیدائش کا اصلی مقصود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو کہ اصل ہیں اور مخلوق کے تار کا اعلیٰ ترین موتی ہیں۔ اور مذکورہ بالا احادیث اس بارہ میں بطور نص صریح ہیں۔

(۱۰) اور پھر کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث۔ کہ اگر حدیث لولاک لما خلقت الافلاک اور اس کے مضمون کو صحیح ماننے والا غالی اور مفتری علے اللہ ہے۔ تو پھر ان علمائے اسلام کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے۔ جن کی نسبت لکھا ہے:

"فقال بعض العلماء ..... فصار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھو الاصل فی التکوین والکائنات تبع لہ" (مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۸)

یعنی بعض علمائے کرام نے کہا ہے۔ کہ پیدائش عالم کا اصل مقصود و مطلوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کائنات عالم آپ کے تابع۔

(تلک عشرۃ کاملۃ)

الغرض میں کہاں تک صوفیائے کرام اور ائمہ عظام کے حوالجات نقل کرتا جاؤں۔ حدیث لولاک لما خلقت الافلاک جو زبان زد خلائق اور مشہور حدیث ہے۔ اور معناً صحیح ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب باوجود دعویٰ "اہلحدیث" رکھنے کے ایسا ماننے اور کہنے والوں کو غالی اور مفتری علی اللہ قرار دیتے ہیں۔ تو کیا امت محمدیہ میں سے تمام وہ بزرگان جو ایسا مانتے ہیں۔ ان کی نسبت بھی یہی فتویٰ صادر ہوگا۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(ضروری امر) آخر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر وہ میرے اس مضمون کا جواب تحریر کریں۔ تو براہ کرم میرے پہلے مضمون کی بھی ہر ایک بات کا جواب مدلل طور پر تحریر کریں۔ کیونکہ وہ "مولوی فاضل" کہلانے اور حدیث دانی کا بہت بڑا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ بھی میری طرح علمی طور پر اس کا جواب رقم کریں۔

خاکسار: احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان دارالامان۔

پیغامی مشن!

وہ مجدد اعظم جسکی اطاعت سب مسلمانوں پر فرض ہے

غیر مبایعین حضرات کے سامنے جب مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود ع پر گفتگو کے دوران میں وہ حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو صریح طور پر نبی اور رسول قرار دیا ہے۔ تو وہ ان حوالجات کی یہ تاویل کیا کرتے ہیں۔ کہ نبوت و رسالت سے مراد محدثیت و مجددیت ہے۔ اور حضور نے اپنی نبوت و رسالت کو محدثیت و مجددیت کے مفہوم تک ہی محدود رکھا ہے۔ پس جہاں جہاں آپ نے اپنے آپ کو نبی یا رسول کہا ہے۔ اس سے مراد محدث و مجدد ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کی یہ تاویل حق و صداقت سے کوسوں دور ہے۔ جیسا کہ بارہا مختلف حوالہ جات سے ثابت کیا جا چکا ہے۔

میں اس وقت ایک حوالہ حضور کی کتاب "ضرورت الامام" سے پیش کرتا ہوں۔ جس میں نبوت و رسالت کو محدثیت و مجددیت کے مفہوم تک ہی کسی طرح بھی محدود نہیں رکھا جا سکتا۔ پہلے حضور نے امام الزمان کی مختلف علامات و صفات اور شرطیں بیان فرمائی ہیں۔ اس کے بعد اپنے آپ کو امام الزمان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اب بالآخر یہ سوال باقی رہا۔ کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے۔ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالےٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں۔ کہ خدا کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں"! (رسالہ ضرورت الامام صفحہ ۲۶)

اس عبارت میں حضور نے اپنے آپ کو علی الاعلان "امام الزمان" قرار دیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ "امام الزمان" کسے کہتے ہیں۔ تو حضور خود ہی اسی صفحہ ۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں:- "یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی۔ رسول۔ محدث مجدد سب داخل ہیں"۔ بالفاظ دیگر حضور یہ فرماتے ہیں۔ کہ میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں۔ کہ خدا کے فضل اور عنایت سے میں نبی بھی ہوں۔ اور رسول بھی ہوں۔ محدث بھی ہوں۔ اور مجدد بھی ہوں۔ سب مراتب علیہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے عطا فرمائے ہیں۔

لیکن اگر نبی اور رسول کے الفاظ سے جو حضور نے اپنے لئے استعمال فرمائے ہیں۔ محض مجدد اور محدث مراد لیا جائے۔ تو حضور کی یہ عبارت دوسرے الفاظ میں (جبکہ امام الزمان کی جگہ وہ مراتب رکھ دئیے جائیں۔ جو اس لفظ میں داخل ہیں۔ اور نبی و رسول کے الفاظ کی جگہ محدث کا لفظ رکھ دیا جائے۔ کیونکہ پیغامیوں کے نزدیک نبی و رسول سے مراد محدث ہی ہے) اس طرح بن جائے گی کہ "اب بالآخر یہ سوال باقی رہا۔ کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے۔ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے محدث۔ محدث۔ محدث۔ مجدد میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں"۔

اب خود ہی پیغامی حضرات فرمائیں۔ کہ کیا اس عبارت کا کچھ مطلب ہو سکتا ہے؟ نیز بتائیں۔ کہ نبی اور رسول کے الفاظ جو حضور نے اپنے متعلق استعمال فرمائے ہیں۔ ان سے مراد محدث ہی ہے۔ تو کیا اس مبحث فیہ کلام میں محض الفاظ کی بھرتی اور حشو و تطویل لازم نہیں آئے گی؟ جو محض کلام میں نقص ہی پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ تحریر کنندہ کی کم مائیگی و کم علمی اور جہالت و ناواقفیت پر دلالت کیا کرتے ہیں۔

نیز آپ جب محض محدث و مجدد تھے۔ اور اس سے بڑھ کر آپ کو کوئی مقام حاصل نہ تھا۔ تو اپنے لئے اس کثرت سے نبی و رسول کے الفاظ کیوں استعمال کرتے رہے۔ کیا آپ کی محض محدثیت یا مجددیت نبی و رسول کے الفاظ اپنے پر چسپاں کئے بغیر ثابت نہ ہو سکتی تھی؟ نیز کیا پہلے بھی کوئی ایسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجدد و محدث گزرا ہے۔ جس نے لوگوں کو اپنی محدثیت و مجددیت منوانے کے لئے اپنے لئے نبی ورسول کے الفاظ کو اس کثرت سے استعمال کیا ہو؟ یا اپنے آپ کو کسی نبی سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر پیش کیا ہو۔ اور کہا ہو ؎

"عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بہ ممبرم"

یا کسی مجدد نے ببانگ بلند یہ کہا ہو۔ کہ میری پیروی تمام مسلمانوں پر خدا نے فرض کردی ہے۔ اور خدا کے فرض کردہ حکم کو نہ ماننے والے کا شریعت اسلام میں کیا نام رکھا گیا ہے۔ جو عمداً تارک فرض ہو۔ اور حکم کی فرضیت کا منکر ہو۔ بینوا وتوجروا۔ جواب میں خوفِ خدا ملحوظِ نظر رہے۔ خاکسار محمود احمد خلیل شاہپوری مولوی فاضل (جامعہ احمدیہ)

امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا نہایت مفید اور بابرکت ہے

بابو الٰہ بخش صاحب پوسٹماسٹر حضرو لکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے میں سال اول سے گیارہ روپیہ ماہوار امانت تحریک جدید میں بلاناغہ جمع کرتا ہوں۔ دور اول میں ۳۹۶ روپیہ جمع ہؤا۔ جو میں نے واپس وصول کرلیا۔ میں نے اس تحریک کو بہت ہی مفید اور بابرکت پایا ہے۔ کیونکہ اس میں شرط یہ ہے۔ کہ تین سال سے پہلے کوئی رقم واپس نہیں ہوسکتی ہے۔ اگر یہ شرط ہوتی۔ کہ جب چاہے۔ واپس لے سکتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں کچھ بھی جمع نہ کرسکتا۔ اور نہ ہی میں اپنے گھر میں کچھ بچت کرسکتا۔ مگر اس شرط نے مجھے بہت فائدہ دیا ہے۔ دوسرے دور کے تین سال بھی پورے ہونے والے ہیں۔ میں اب یکم جنوری ۱۹۴۱ء سے انشاء اللہ تعالیٰ بجائے گیارہ روپیہ ماہوار کے پندرہ روپیہ ماہوار جمع کیا کروں گا۔

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کی امانت میں اس شرط کے ساتھ کہ وہ تین سال تک متواتر جمع کراتا رہے گا۔ تاکہ نہ صرف اس کو زیادہ فائدہ ہو۔ بلکہ سلسلہ کے لئے بھی اسکی یہ قربانی مفید ہو۔ اس تحریک میں روپیہ جمع کراتے جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

فاروق میں اشتہار دیکر آپ اپنی تجارت کو بہت ترقی دے سکتے ہیں (مینیجر فاروق)

بوڑھی صاحب متصل قادیان میں اودھم نگر*

مورخہ ۱۷-۱۸ ماہ نبوت کو بوڑھی صاحب کے مقام پر خالصہ بھائیوں کی طرف سے بڑی دھوم دھام سے کانفرنس منائی گئی۔ کانفرنس کی غرض وغائت ایک عجیب قسم کا وہم تھا۔ جو ایک نقشہ کی بنا پر پیدا ہؤا۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ قادیان کی بڑھتی ہوئی آبادی (جو کہ سراسر سلسلہ احمدیہ سے وابستہ ہے) کی وجہ سے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب نے احمدی احباب کی آسانی کے لئے دس میل کے حلقے کا جس میں آبادی کی علامات بھی ہیں۔ تیار کروایا۔ اس میں یہ بھی دکھایا گیا ہے۔ کہ کس کس جگہ احمدی ہیں۔ اور کون کونسی آبادی میں مسلمان کس نسبت سے ہیں۔ تاکہ اراضی خریدنے والے دوست ماحول کا اندازہ کرتے ہوئے اپنے لئے مناسب جگہ تجویز کرلیں۔

احرار نے جو کہ اپنی مردہ شدہ شہرت کو زندہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور اس کا بہترین ذریعہ ان کے نزدیک مخالفت احمدیت ہے۔ اس موقع سے فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ یعنی عوام میں ڈھنڈورا پیٹنا شروع کردیا۔ کہ احمدی گورنمنٹ سے اس علاقے کی ریاست چاہتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم خالصہ بھائیوں کو ریاستی زندگی سے بچانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہ تحریک بالکل ایک کہاوت کے مطابق بغیر کسی تحقیق کے مشہور ہوگئی۔ جو کہ یوں ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک خاکروب کا گدھا مر گیا۔ بچارے کی یہی جائیداد تھی۔ مارے غم کے اس کے ماتم میں سر اور ڈاڑھی مونچھیں چٹ کروادیں۔ اس گدھے کا نام ویرجی تھا۔ صبح جو خاکروب راجہ کے محلوں میں جھاڑو دینے گیا۔ تو کسی نے پوچھا۔ کہ یہ ماتم کیسا ہے۔ وہ رو کر کہنے لگا۔ ویرجی سرگباش ہوگیا ہے۔ اور سننے والے نے سمجھا۔ ویرجی شاید کوئی درباری ہوگا۔ اس نے بھی ڈاڑھی مونچھ منڈ والی۔ ہوتے ہوتے اور یکے بعد دیگرے تمام دربار حتیٰ کہ مہاراج راجہ جی نے بھی یہ حالت بنالی۔ غرض یہی حالت اس افواہ کی ہوئی۔ کہ اچھے اچھے خالصہ لیڈر بھی دوڑے چلے آئے کہ ریاست کی روک تھام کی جائے۔

اس کانفرنس کے پردھان (صدر) سردار اودھم سنگھ جی تھے۔ کانفرنس سے قبل علاقے کے معقول سکھوں نے ہر طرح تسلی کرکے اعلان بھی شائع کردیا تھا۔ کہ یہ افواہ عقل ونقل کے سراسر خلاف ہے۔ مگر خالصہ جی جیسے بہادر اور جنگجو عقل جیسی لطیف شے بھلا ان کے زبردست اور مضبوط دماغوں میں کب آسکتی ہے۔ وہ تو یہ کہتے ہوئے کہ ؎

لاکھ قران پران کہے تم ایک نہ مانیو

اور ست سری اکال کے جیکارے بلاتے ہوئے بوڑھی صاحب میں آدھمکے۔

ناظرین کی دلچسپی کے لئے بوڑھی صاحب کا تعارف عرض ہے۔ قادیان سے جانب مشرق موضع بسرا کو جاتے ہوئے ایک میل کے فاصلے پر جنگل بیابان میں کسی سکھ صاحب نے کرپا کرتے ہوئے ایک کنواں لگوا دیا تھا۔ اور بعد میں کسی نے ایک بڑ کا درخت بھی لگا دیا۔ اس بوڑھی صاحب کے تھڑے صاحب سے خالصہ بہادروں نے بوچڑ خانہ صاحب پر دھاوا بول کر اسے مسمار کر دیا تھا۔ پس اس دن سے یہ بوڑھی صاحب ہے۔

خالصہ بہادروں اور ان کے بھائی نخالصہ سنگھوں (احراریوں نے) بھی اس کانفرنس کو خوب رونق دی۔ تقریریں ہوئیں۔ جن کا مختصر ذکر الفضل میں ہوچکا ہے۔ لیکچراروں میں ایک صاحب سردار گنگا سنگھ بھی تھے۔ آپ واہگرو کی دیا اور کرپا سے پروفیسر بھی ہیں۔ آپ نے سکھوں پر احمدیوں کا سب سے بڑا ظلم یہ بیان فرمایا۔ کہ یہ لوگ باوا نانک جی کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور کہ گورو گوبند سنگھ جی کے صاحبزادہ کو احمدیوں کے خیال میں کسی مسلمان نے قتل نہیں کروایا تھا۔ یہ ہے وہ عقیدہ جس کی احراری مولویوں کی طرف سے تائید کی گئی۔ یعنی سکھوں سے ہمدردی کی گئی۔

کیا کوئی کلمہ گو مسلمان یہ برداشت کرسکتا ہے۔ کہ جس مجلس میں اسلام کی اس قدر کھلم کھلا مخالفت کی جائے۔ کوئی مولوی وہاں ہاں میں ہاں ملائے۔ مگر احراریوں کو اس سے کیا۔ وہ تو بقول احراری مولوی ان کی تائید کریں گے۔ شہید گنج کے وقت بھی احراریوں نے مسلمانوں کے خلاف صاف اور واضح طور پر سکھوں کی تائید کی تھی۔ اسکی وجہ اگر قرآن کی روشنی اور خدائی اصول کے ماتحت تلاش کی جائے تو وہ یہ ہے۔

ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتیٰ تتبع ملتھم۔ کہ اے محمد مصطفیٰ (صلعم) مخالفین اسلام تجھ سے ہرگز راضی نہیں ہونگے جب تک کہ تو ان کا مذہب اختیار نہ کرے۔ پس احراری مولویوں کا سکھوں کے گرنتھ صاحب کے سامنے کھڑا ہوکر کرپانوں کے سائے میں باوا نانک رح کے مسلمان نہ ہونے پر تائید کرنا ظاہر کرتا ہے۔ یہ لوگ دراصل مسلمان نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ہر موقع پر مسلمانوں کے خلاف سکھوں کی تائید کرتے ہیں۔ اودھم نگر میں جس قدر بھی تقریریں ہوئیں۔ وہ ساری کی ساری ایسی تھیں۔ جنہیں پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔

مثلاً پروفیسر گنگا جی نے فرمایا۔ کہ مرزا صاحب (حضرت مسیح موعودؑ) کے والد سردار رنجیت سنگھ کے دربار میں منہ میں گھاس ڈال کر گئے۔ اور راجہ مذکور نے ان کی جھولی میں ٹکڑا ڈال دیا۔ یعنی قادیان کا گاؤں دے دیا۔ پروفیسر صاحب کو نہ معلوم یہ کہنے کی جرأت کیوں ہوئی۔ ابھی تک قادیان کے اردگرد کا بچہ بچہ نسلاً بعد نسلٍ جانتا آیا ہے۔ کہ اس علاقے کے مغل مالک تھے۔ مہاراج رنجیت سنگھ جی کی ہم عزت کرتے ہیں۔ مگر اس لاثانی ودوان پروفیسر سے عرض کرتے ہیں۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے دریائے جہلم سے توپیں نکالنے کی مزدوری میں راجہ رنجیت سنگھ جی کی جھولی میں ٹکڑا ڈالا تھا۔ اور پھر جو ننکانہ صاحب اور دوسرے گردواروں کی جائیدادیں انہی ٹکڑوں کا نتیجہ ہیں۔ آپ کو مغل بادشاہوں کے احسان یاد کرکے ہر مغل بچے کے سامنے بطور احسان مندی سر تسلیم خم کرنا چاہیئے۔ علاوہ اسکے ہمارے مہربان امام بھی تمہارے اس علاقہ کے سکھ بھائیوں کو ٹکڑے ڈالتے رہتے ہیں۔ مگر وہ ایسے ناشکر گذار ہیں۔ کہ کوئی موقع مخالفت کا ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ممکن ہے میرے یہ الفاظ کسی کو ناگوار گذریں۔ مگر سردار گنگا جی نے ہمارے آقا مسیح موعود علیہ السلام کے والد بزرگوار کی بے حد ہتک کی ہے۔

سکھ ٹکڑے ڈالنے والے ان دنوں پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ البتہ انہوں نے اپنی چند روزہ حکومت کے دور میں آپ کے بزرگوں سے تمام علاقہ چھین لیا۔ مسجدوں کے گردوارے بنا لئے۔ اور بعض کو اصطبل بنالیا تھا۔ یہ ہے اکالی کانفرنس بوڑھی صاحب کا مختصر واقعہ۔ ذبیح احمدی۔

* اودھم کے معنی ہیں طوفان۔ جوش۔ فساد اور شور وغوغا کے۔ اور عام طور پر لوگ کانفرنس کا نام صدر کے نام سے ملا کر نگر سے موسوم کرتے ہیں۔ جیسے احرار کانفرنس قادیان بخاری نگر۔ لاہور میں کانگرس کا اجلاس ہؤا تھا۔ تو اس کا نام لاجپت رائے نگر تھا۔

درخواست:۔ فاروق کے گذشتہ پرچے میں جو خاکسار ایڈیٹر نے احباب کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی تھی۔ اس پر خاص توجہ فرمادیں۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالصہ مشن!

جماعت احمدیہ پر حضرت باوا نانک رح کی توہین کے ناروا الزام کی حقیقت

بود نانک عارف و مردِ خدا ٭ رازہائے معرفت را رہ کشا (از مسیح موعودؑ)

۱۷-۱۸ نومبر ۱۹۴۰ء کو قادیان کے قریب جو اکالیوں کا اجتماع ہوا۔ اس میں ایک لیکچرار سردار تیجا سنگھ صاحب اکرپوری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جماعت احمدیہ کہتی ہے۔ کہ

"ہم سکھوں کی دلآزاری نہیں کرتے۔ میں نے کہا۔ اس سے زیادہ دلآزاری کیا ہوگی۔ کہ (احمدی) گورونانک کو مسلمان کہتے ہیں"۔ (بحوالہ الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۲)

جماعت احمدیہ کی طرف سے توہین حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اس الزام کی بارہا تردید کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ ہم لوگ جس شخص کو مسلمان بلکہ ولی اور بزرگ قرار دیتے ہیں۔ تو نہ صرف اس سے اسکی کوئی ہتک و توہین نہیں کرتے۔ بلکہ ہم اسکی بہت بڑی عزت کرتے ہیں۔ ہاں جو عام احراری مسلمان حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کو مسلمان نہیں مانتے۔ تو وہ دراصل ان کو کافر یعنی خدا اور اس کے رسولوں کا منکر اور دوزخی اور جہنمی قرار دیتے ہیں (معاذ اللہ)

برخلاف اس کے جماعت احمدیہ کا حضرت بابا نانک رح کے بارہ میں جو اعتقاد ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات و تصنیفات میں شائع شدہ موجود ہے۔ اس سے ہر ایک سکھ بھائی اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ ہم جو عقیدہ حضرت بابا نانک رح کے متعلق رکھتے ہیں۔ آیا وہ ان کی ہتک کا موجب ہے۔ یا کہ عزت و تکریم کا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بطور نمونہ چند اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ حضور ۱۸۹۵ء کی تصنیف کتاب ست بچن میں فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں سکھ صاحبوں سے اس بات میں اتفاق رکھتا ہوں۔ کہ بابا نانک صاحب درحقیقت خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے تھے۔ اور ان میں سے تھے۔ جن پر الٰہی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے صاف کئے جاتے ہیں۔ اور میں ان لوگوں کو شریر اور کمینہ طبع سمجھتا ہوں کہ ایسے بابرکت لوگوں کو توہین اور ناپاکی کے الفاظ کے ساتھ یاد کریں۔ ہاں میں نے تحقیق کے بعد وہ پاک مذہب جس سے سچے خدا کا پتہ لگتا ہے۔ اور جو توحید کے بیان میں قانونِ قدرت کا ہمزبان ہے۔ اسلام کو ہی پایا ہے۔ سو میں خوش ہوں۔ کہ جس دولت اور صاف روشنی کو مجھے دیا گیا مجھ سے پہلے خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت نے باوا صاحب کو بھی وہی دولت دی۔ سو ایک سچائی ہے۔ جس کوئی چھپا نہیں سکتا۔ اور میں اپنا اور باوا صاحب کا اس میں فخر سمجھتا ہوں۔ کہ یہ پاک توحید خدا کے فضل نے ہمیں دی"۔ (ٹائٹل ست بچن بار دوم)

(۲) پھر فرماتے ہیں:۔ "اس میں شک نہیں کہ ان کا خاتمہ ایک ایسی صراط مستقیم پر ہوا۔ جس کی رو سے ہر ایک مومن متقی پر فرض ہے۔ کہ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھے۔ اور پاک جماعت کے رشتہ میں ان کو داخل سمجھے"۔ (ست بچن صفحہ ۲)

(۳) پھر فرمایا:۔ "باوا صاحب ایک راستباز آدمی تھے۔ وہ نادان پنڈتوں کی طرح تعصب اور بخل کے کیچڑ میں مبتلا نہیں تھے۔ اور ان کو وہ روشنی دی گئی تھی۔ جو ان لوگوں کو دی جاتی ہے۔ جو سچے دل سے خدا تعالیٰ کو ڈھونڈتے ہیں"۔ (ست بچن صفحہ ۱۵)

(۴) پھر فرمایا:۔ "درحقیقت ان کا وجود خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک عظیم الشان نمونہ تھا۔ جس کی تمام مسلمانوں کو قدر کرنی چاہیئے"۔ (" " صفحہ ۱۶)

(۵) پھر فرمایا:۔ "ہر ایک شخص اپنے منہ سے تو کہتا ہے۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ مگر سچ تو یہ ہے۔ کہ باوا صاحب کا نمونہ دکھلانا مشکل ہے۔ وہ ان میں سے تھے۔ جن کو خدا کا ہاتھ صاف کرتا رہا ہے۔ خدا ان کو دور سے کھینچ لایا۔ اور پھر دور تک آگے لے گیا"۔ (ست بچن حاشیہ صفحہ ۲۴)

(۶) اسی طرح فرماتے ہیں:۔ "اس بات کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ ہم باوا صاحب کی خوبیوں اور بزرگیوں کو مسلمانوں میں شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اور یقیناً یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ ہماری اس تحریر سے جو حق اور اصل حقیقت پر مشتمل ہے۔ نیک طبع اور سعادتمند مسلمانوں میں صلحکاری اور مدارات کا مادہ آپ لوگوں کی نسبت ترقی کرے گا۔ اور محبت اور اتفاق جس کے بغیر دنیوی زندگی کا کچھ بھی لطف نہیں۔ روز بروز زیادت پذیر ہوگی۔ اور ہمیں باوا صاحب کی بزرگیوں اور عزتوں میں کچھ کلام نہیں۔ اور ایسے آدمی کو ہم درحقیقت خبیث اور ناپاک طبع سمجھتے ہیں۔ جو ان کی شان میں کوئی نالائق لفظ منہ پر لاوے۔ یا توہین کا مرتکب ہو"۔ (صفحہ ۹۹-۱۰۰)

(۷) اسی طرح حضور اپنی آخری تصنیف جس میں اقوام دنیا کو صلح و اتحاد کا پیغام دیا۔ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "اور بلاشبہ یہ بات ثابت ہے۔ کہ ان سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہیں اور اس بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا۔ کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا۔ جن کو خدائے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔ وہ ہندوؤں میں صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا۔ کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے ......

بلاشبہ باوا نانک کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی۔ اور یوں سمجھو۔ کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا۔ جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا تھا۔ جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی۔ لیکن اس ملک کی یہ بدقسمتی ہے۔ کہ ہندو مذہب نے باوا صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ پنڈتوں نے ان کو دکھ دیا۔ کہ کیوں وہ اسلام کی تعریف جا بجا کرتا ہے۔ وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا۔ مگر افسوس کہ اسکی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر اس کے وجود اور اسکے پیغام کی تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا۔ تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے۔ ہائے افسوس۔ ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے۔ کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا۔ اور گزر بھی گیا۔ مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی"۔

(رسالہ پیغام صلح بار دوم صفحہ ۵-۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات سے

ویدک یونانی دواخانہ کی ادویات

کے متعلق

تازہ ترین سرٹیفکیٹ

جناب میاں محمد شریف صاحب ای-اے-سی پنشنر تحریر فرماتے ہیں

میں نے ویدک یونانی دواخانہ قادیان کی ادویات کو اکثر استعمال کیا ہے۔ اس لئے میں اپنے تجربہ کی بناء پر نہایت وثوق سے اس امر کی تصدیق کرتا ہوں۔ کہ دواخانہ میں ادویات **نہایت توجہ اور محنت** سے تیار کی جاتی ہیں۔ اور ان کے اجزاء **بالکل درست اور صحیح نہایت احتیاط** سے شامل کئے جاتے ہیں۔ جن پر **ایک لائق طبیب** کی نگرانی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ادویات **سریع التاثیر اور نفع مند ثابت** ہوتی ہیں۔ خاص طور پر میں نے دواخانہ کی تیار کردہ **لبوب کبیر۔ حب جواہرات عنبری** اور **جوارش جالینوس** کو استعمال کیا ہے۔ میں نہایت خوشی سے اس امر کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ یہ ادویات بہت ہی مفید اور زود اثر ثابت ہوئی ہیں۔ اپنے دوستوں اور احباب کو یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ ان ادویات کو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں۔

فقط مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۴۰ء — خاکسار **محمد شریف ای-اے-سی پنشنر** سکنہ حال قادیان

جہاں تو ہیں حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کے الزام کی تردید ہوتی ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ حضور ان کی بے حد تعریف و توصیف کرتے ہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ حضرت باوانانک علیہ الرحمۃ کو اسلام کا شیدائی و عاشق قرار دیا گیا ہے۔ تو نہ صرف یہ کہ ہتک نہیں۔ بلکہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ خود سکھوں میں سے بھی بعض شریف الطبع اس امر کو علانیہ اپنی قوم کے سامنے پیش کرتے اور ان کے رویہ کو قابل تقلید گردانتے ہیں۔ چنانچہ اسکی ایک تازہ تبازہ مثال مسلمانوں کے ایک مشہور و معروف رسالہ "مسیحائے زماں" کے ایک مضمون سے پیش کی جاتی ہے۔ جو ایک معزز سکھ کے قلم سے شائع ہوا ہے:-

ایک سکھ سردار کا اقوام ہند کو درسِ حقیقت نجات کا صحیح راستہ

(از جناب سردار بھاگ سنگھ صاحب لبسویدار)

ہمارے سکھ دھرم میں سب سے بڑے گورو ریفارمر یا ہادی جو کچھ بھی کہو۔ سری گورو نانک دیو ہیں۔ اور گورو نانک صاحب کا اتباع ہم پر لازم ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ گورو نانک صاحب نجات کے صحیح راستہ پر گامزن تھے۔ ہم آپ کے احکام کو بسر و چشم مانتے ہیں۔ ہم دنیا جہان سے مٹ سکتے ہیں۔ مگر یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ گورو نانک دیو کی ذات پاک پر کوئی بے ادب و نادان حملہ کرے۔ اور ہم خاموش بیٹھے سنتے رہیں۔

آپ نہایت مرنجاں مرنج صوفی مشرب انسان تھے۔ حد درجہ خوش خلق اور ملنسار تھے۔ ہندو مسلمان دونوں سے ملتے جلتے اور رابطہ اتحاد قائم رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کے ساتھ ہر وقت ایک ہندو بھائی بالا اور دوسرا مسلمان بھائی مردانہ رہتے تھے۔ آپ نہایت صوفی منش اور ولی اللہ تھے۔ جو کچھ بھی آپ کے پاس ہوتا۔ سب خیرات کر دیتے تھے۔ چنانچہ آپ کے بعض موحدانہ اقوال ملاحظہ ہوں:-

عقیدہ توحید و اقرار رسالت

ایک اونکار۔ خدا ایک ہے۔ ست نام۔ وہ حق ہے۔ کرتا پرکھ۔ وہ خالق ہے۔ نربھو اسے کسی کا ڈر نہیں۔ نربیر۔ اسے کسی سے دشمنی نہیں۔ اکال مورت۔ وہ غیر فانی ہے۔ (آدگرنتھ صاحب)

اکو سمرو نانکا جو جل تھل رہیا سمائے

دوجا کاہے کو سمریئے جو جمے تے مر جائے

یعنی خدائے واحد ہی کی پوجا کرنی چاہیئے۔ اور اسے چھوڑ کر فانی چیزوں کی پرستش نہیں کرنی چاہیئے۔

پاک پڑھیو کلمہ ربدا محمد نام ملائیے

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۲۱)

یعنی ایک خدا کا کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیئے۔ جو کہ محمد رسول اللہ کو ساتھ ملائے بغیر پورا نہیں ہوتا۔

کلمہ آکھیاں اوگن ہووے گناہوں پاک

آگے کرے گناہ پھر بہشتوں ملے طلاق۔

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۸)

یعنی سچے دل سے کلمہ پڑھنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی گناہ کرے۔ تو بہشت سے طلاق مل جاتی ہے

سوئی کلمہ پاک جو سنے رب کلام

(جنم ساکھی صفحہ ۱۸۳)

یعنی پاک کلمہ وہی ہے۔ جس کی تصدیق خدا کے کلام قرآن مجید سے ہو۔

کلمہ اک خدائے دا دوجے دروغ بکو

کوئی مہر نہ چلیئے کلمہ کوک بکو

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۹۸)

یعنی خدا کا کلمہ ایک ہی ہے۔ باقی سب جھوٹ اور یہی کلمہ نجات کی مہر ہے۔ اس کے بغیر نجات کی مہر نہ ہوگی۔

آپ کے کلمات توحید کا تو آپ کو بخوبی علم ہو گیا اب اپنے پیر و مرشد اپنے راہبر کی رہبری اور اپنی پیغمبری کا اقرار ان لفظوں میں کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

اول نام خدائے دا دوجے نبی رسول

نانک کلمہ یاد کر درگاہ پیئے قبول

ڈٹھا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول

نانک قدرت دیکھ کے خودی گئی سب بھول

لے آیا پیغمبری سید ختم الرسول

نام محمد مصطفےٰ درگاہ وچہ قبول

(جنم ساکھی صفحہ ۱۴۲)

مندرجہ بالا حوالجات سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورو نانک دیوجی حضرت محمد صاحب کے دل و جان سے معتقد تھے۔ اور انہیں خدا کا رسول اور اپنا مرشد و ہادی سمجھتے تھے۔ ان حقائق کے منکشف ہو جانے کے بعد کوئی سکھ جو صحیح معنوں میں گورو نانک دیوجی کا معتقد کہلاتا ہے۔ یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اگر گورو نانک دیوجی چودھویں صدی کا چاند ہیں۔ تو رسول پاک حضرت محمد صاحب سورج ہیں۔ گورو جی نے نور علم و عرفان حضرت محمد صاحب سے حاصل کیا ہے۔ چنانچہ وہ خدائی تعلیمات جو حضرت محمد صاحب پر نازل ہوئیں۔ ان کے متعلق گورو جی کے اقوال ملاحظہ ہوں:-

بابا نانک کا قرآن مجید پر ایمان

تنرئے کوٹا بجالیاں تنرئے سود ھے بید

توراۃ انجیل زبور پڑھ سن ڈٹھے وید

یعنی دنیا کے تینوں کوٹ اور تینوں مذہب ہم نے چھان ڈالے۔ توراۃ۔ انجیل۔ زبور اور چاروں وید پڑھ اور سن دیکھے۔

قرآن کتیب ہی کلجگ میں پروان

مطلب دوہاں نہ سمجھیا ہندو مسلمان

آخر کار ہم اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ قرآن مجید ہی اس زمانہ میں ماننے کے لائق ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہندوؤں نے اسے تعصب سے نہ سمجھا۔ اور مسلمانوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورو نانک دیو کلام اللہ پر ایمان رکھتے تھے۔ مگر افسوس کہ میرے سکھ بھائی تعصب کی پٹی آنکھوں سے ہٹا کر نہیں دیکھتے۔ کہ گورو نانک صاحب کا مذہب کیا تھا؟ اور ہم کیا سمجھ رہے ہیں؟ اگر وہ اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ تو ہندو مسلم فساد جو روزانہ ہو رہے ہیں۔ بالکل نہ ہوں۔

چونکہ سری گورو جی مہاراج سچے دل سے حضرت محمدؐ صاحب کے شیدائی تھے۔ اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بکڈپو کی طرف سے جلسہ سالانہ پر احباب کی خدمت میں نادر علمی تحفے!

براہین احمدیہ ہر چہار حصص:- جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء اور مقبول عام کتاب ہے۔ جس کا جواب لکھنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ختم ہو چکی تھی۔ اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ مجلد چار روپیہ۔

ایام الصلح اردو} جس میں وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآن مجید اور احادیث کے رو سے سیر کن بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی ختم ہو چکی تھی۔ اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲/

رسالہ یادگار جوبلی} جس میں جلسہ خلافت جوبلی کے تمام حالات اور ایڈریس درج کئے گئے ہیں بہت دلکش کتاب ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸/

دینیات کورس:- زنانہ گرلز سکول کے لئے نیا کورس مرتب کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۰/

سلسلہ احمدیہ} حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی حقائق و معارف سے لبریز کتاب اور سلسلہ کی پچاس سالہ تاریخ ہے قیمت مجلد ۴/ بے جلد ۳/

تریاق القلوب} یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک گرانقدر تصنیف ہے۔ جس میں بہت سے خدائی نشانات کا ذکر ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم} حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نہایت نادر تصنیف ہے۔ جس میں روحانی علم کے نہایت قیمتی خزانے مخفی ہیں۔ اور بہت سے اختلافی مسائل کا حل ملتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ۔

سیرۃ المہدی ہر سہ حصص} حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات اور سیرت کے متعلق روایات کا شاندار مجموعہ ہے۔ قیمت ہر سہ جلد تین روپیہ

نوٹ:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ جو پہلے پچاس روپیہ میں آتا تھا۔ اب صرف پچیس (۲۵) روپیہ میں طلب فرمائیں۔

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان (پنجاب)

یہ ناممکن تھا۔ کہ ایک سچا شیدائی اپنے محبوب اور رہبر کی جائے پیدائش اور ان کے روضۂ مبارک پر حاضری نہ دیتا۔ چنانچہ اس بات کو میرے سکھ بھائی بھی مانتے ہیں کہ سری گورو نانک دیو نے مکہ شریف کا حج کیا۔ جنم ساکھی بھائی بالا میں لکھا ہے۔ کہ باباجی سفید لباس پہن کر اور ہاتھ میں نماز کے لئے مصلّٰی اور قرآن شریف اور لوٹا لے کر مکہ معظمہ پہنچے۔ جہاں حاجی حج کرتے ہیں۔

گورو صاحب کے دل میں مکّہ معظمہ کی عظمت و بزرگی

مکہ بزرگی دا مکان ہے۔ جتھے جبرئیل حضرت محمدؐ صاحب نوں پیغمبری دیاں آئتاں لیایا سی۔

(جنم ساکھی منی سنگھ صـ۲۹۵)

یعنی مکہ شریف وہ بزرگی کا مکان ہے۔ جہاں پر حضرت جبرئیل حضرت محمدؐ صاحب پر وحی لے کر نازل ہوتے تھے۔ حضرت محمد صاحب کا فرمان ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ کلمہ شریف۔ حج۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ دو کا پہلے ذکر ہو چکا۔ اب نماز کا حال ملاحظہ ہو:۔

باباجی کا عقیدہ نماز کے متعلق

لعنت برسر تنہاں جو ترک نماز کرین
تھوڑا ہتا کھٹیا ہتھوں ہتھ گوین

یعنی نماز ترک کرنے والوں پر لعنت ہے۔ اور وہ اپنے اعمال کو برباد کر دیتے ہیں۔

پنجاب کے مشہور بزرگ بابا فرید آپ کے ہمعصر احباب تھے۔ فرماتے ہیں:۔

اٹھ فریدا کتیا ایہہ نہ کھیلی ریت
کدے چل نہ آیا پنجے وقت مسیت

یعنی فرید باوا اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں۔ کہ تو اٹھ کہ اس طرح بیٹھے رہنا اور مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہ جانا اچھا نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں:۔ اٹھ فریدا جو سادھ پنج نماز گذار

جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کپ اتار
جو سر سائیں نہ نیویں تو سر کیجے کائیں
کنّے ہیٹھ جلائیے بالن سندی تھائیں

(آدگرنتھ صـ۱۲۷۸)

یعنی بابا فریدا اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں۔ اے فرید وضو کر کے مسجد میں نماز گزارنی چاہیئے۔ اور جو سر خدا تعالیٰ کے سامنے نہ جھکے۔ اسے تلوار سے اڑا دینا چاہیئے۔ جو سر سائیں کے آگے نہیں جھکتا۔ وہ اس قابل ہے کہ اسے کاٹ کر آگ کی بھٹی میں جلا دینا چاہیئے۔

صرف یہی نہیں۔ کہ آپ نماز پڑھتے تھے۔ بلکہ آپ اذان بھی دیا کرتے تھے۔ کیونکہ اس میں آپ کے محبوب کا نام دو مرتبہ بلند آواز سے اشھد ان محمد رسول اللّٰہ لیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:۔

تاں سری گورو جی نے اچی سر نال بانگ دتی

(جنم ساکھی بھائی بالا صـ۵۶۲)

یعنی باباجی نے بآواز بلند اذان کہی۔

میرے وہ متعصب سکھ بھائی جو اذان کا سننا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی اذانوں کو بزور روک دیتے ہیں۔ اور اذان سے متنفر ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ گورو جی کے اس فرمان کی قدر کریں۔ اگر خدا توفیق دے۔ تو گورو صاحب کی سنّت پر عمل کریں۔ اور منظر انصاف دیکھیں۔ کہ کیا گرو صاحب نے یہی مذہب پیش کیا تھا۔ جس پر ہم آج چل رہے ہیں۔

ان حوالجات کو دیکھ کر ہر انصاف پسند انسان بلا لیت و لعل یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ سری گورو نانک دیو جی مذہب اسلام اور پیغمبر اسلام کے سچے شیدائی تھے۔ انہوں نے جو ترقی جو بزرگی حاصل کی وہ سب حضرت محمدؐ کے فرامین پر عمل کرنے سے حاصل ہوئی۔ اب جس کسی کو سیدھی راہ چلنے کی تمنا ہو۔ وہ حضرت محمدؐ صاحب کی بتائی ہوئی شاہراہ پر چلیں۔ اور سورگ میں پہنچیں۔

آخر میں میں اپنے ہندو اور سکھ بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ گورو صاحب کی موحدانہ زندگی کا بغور مطالعہ کریں۔ اور صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ سری واہگرو سب کو سمجھ کا مادہ عطا فرما دے۔

(از رسالہ مسیحائے زماں جلد ۱۵ نمبر ۳ بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۴۰ء صـ۲۶ تا ۲۸)

جناب سردار بھاگ سنگھ صاحب لسو یدار کے اس مضمون سے ظاہر و باہر ہے۔ کہ یہی وہ باتیں ہیں۔ جو کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت بابا نانک رحمۃ اللّٰہ علیہ کی بابت کہی جاتی ہیں۔ مگر جس طرح اس مضمون کی وجہ سے کسی سکھ کی دلآزاری نہیں ہوئی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے حضرت باوا نانک رحؒ کو مسلمان قرار دینے سے بھی کسی کی دلآزاری نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس سے حضرت بابا نانک رحمۃ اللّٰہ علیہ کی عزت و تکریم بڑھتی ہے۔ البتہ جو عام احراری مسلمان حضرت بابا نانک رحؒ کو مسلمان نہیں بلکہ کافر اور جہنمی مانتے ہیں۔ اس سے بلاشبہ حضرت بابا نانک رحؒ کی ہتک اور توہین ہوتی ہے۔

خاکسار رسید احمدؐ علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضؓ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللّٰہ بنصرہ کے منشاء کے مطابق یہ سفارش شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام (خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرّب ادویہ

معجون مبارک یہ نسخہ معجون مبارک میرے مکرم مہربان جناب مرزا صاحب کا فرمودہ ہے۔ آپ اس معجون کو شوق سے استعمال فرماتے تھے۔ دماغی روشنی کی معاون اور ضعف بصارت و آنکھوں سے پانی بہنے اور دماغی طاقت کو بہت مفید ہے۔ اس کے فوائد و برکات بکثرت ہیں۔ مگر بوجہ طوالت پورے بیان میں سدراہ ہیں۔ قیمت فی سیر دو روپے آٹھ آنے خوراک دو تولہ۔

معجون دلشاد فی الواقعہ ہی دلشاد ہے۔ استعمال کے پندرہ منٹ بعد چستی۔ پھرتی۔ خوشی اسکی پہلی خوبی ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ۔ معدہ جگر کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے۔ اعصابی کمزوری کو بہت ہی مفید ہے۔ یہانتک کہ بڑھاپے میں بھی اعصابی کمزوری نزدیک نہیں آتی۔ نیز مستورات کے لئے بھی اختناق الرحم یعنی غشی کا طاری ہو جانا ہاتھ پاؤں جھوٹے پڑ جانا کا بہترین علاج ہے۔ قیمت پندرہ خوراک وزنی ۱۵ تولہ تین روپے

سفوف نشاط یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لیں۔ دو ہفتہ بعد دیکھیں کر وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا ہے۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں جو کمی آچکی ہو۔ وہ سب حاصل ہو جائیگی۔ سرعت انزال اور احتلام اور جریان کا مریض تو ضرور ہی اس کا استعمال کرے۔ اور جائز طور پر جس امساک کی ضرورت ہے۔ وہ یقیناً اس سے حاصل ہو جائے گی۔ قیمت پندرہ خوراک عہ

حبوب زوجام قیمت ایک درجن عہ۔ یہ حضرت مرزا صاحب کا مشہور نسخہ ہے۔ جو طاقت کے لئے از حد مفید ہے۔ پہلی ہی خوراک اپنے فوائد اور برکات ظاہر کر دے گی۔

دوائی جریان الرحم یعنی لیکوریا یہ نسخہ ایک بلند پایہ پارسا درویشانہ زندگی بسر کرنے والے حکیم صاحب کا فرمودہ ہے۔ نہایت ہی عجیب الاثر اور آرام دیر پا ہے یہ دوائی مہینوں کی محنت سے تیار ہوتی ہے۔ اگر اس میں بے مثال فوائد نہ ہوتے۔ تو میں اسکے تیار کرنے میں ہرگز اتنا وقت خرچ نہ کرتا۔ مقامی اور نواح کی سینکڑوں مریضہ جن کے جسم اور طاقت سفید اور زرد رطوبت کے بہنے سے گھن کی طرح روز بروز کھوکھلا ہو رہے تھے۔ اسکے استعمال سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک دو روپیہ۔

اکسیر بواسیر یہ نسخہ بواسیر کا ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن سالہا ہی اسکے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت ہی پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ ہزاروں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ

معجون روشن دماغ اسکی اجزاء قوائے ذہنی کو بہت ہی مدد دیتے ہیں۔ قیمت میں حتی المقدور بطور امداد رعایت کر دی گئی ہے۔ تاکہ غریب طلباء بھی فائدہ اٹھاویں۔ اگر صاحب توفیق طلبا بنظر ثواب خرید کر غریب طلباء کو خرید دیں۔ تو کار ثواب ہے۔ کند ذہن طلباء بطور امتحان ایک ڈبیہ ضرور ہی خریدیں۔ پھر دیکھیں کہ اس عجیب الاثر معجون سے محض دو ہفتہ استعمال سے ذہنی روشنی میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے۔ قیمت بارہ آنے

نوٹ:۔ اس کے علاوہ دوائی درد گردہ قبض کشا گولیاں جو کہ پیٹ درد سر درد کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان کے علاوہ خشک ادویات و عرق شربت معجون جالینوس اطریفل زمانی اور ماہواری بیماری کے نقائص کو دور کرنے کے لئے مجوزہ نسخے وغیرہ تیار رہتے ہیں۔

المشتھر:۔ ملاوامل حکیم، بڑا بازار قادیان (پنجاب)

۲۵ فیصدی کمی

[illegible]

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

ویدک یونانی دواخانہ قادیان کی مستند اور مجرّب ادویات

میں

عظیم الشان رعایت

ویدک یونانی دواخانہ تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم ہے۔ ان تمام احباب کے فائدے کے لئے جو تحریک جدید سے محبت رکھتے ہیں۔ ہم نے پہلی بار جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر اس دواخانہ کی زود اثر اور سریع التاثیر ادویات کی قیمت میں حیرت انگیز کمی کر دی ہے۔ تاکہ یہ ادویات ہر گھر تک بآسانی پہنچ سکیں۔ اور لوگوں کو اسکی سریع التاثیری کا علم ہو سکے۔

یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق یکم فتح ۱۳۱۹ ہش سے لیکر ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۳۱ فتح ۱۳۱۹ ہش تک رہے گی۔ اس عرصہ میں ہر دوائی کی قیمت میں ¼ یعنی

پچیس فی صدی رعایت ہوگی

امید ہے۔ کہ کوئی گھر اور خاندان اس موقع سے فائدہ اٹھانے سے خالی نہیں رہیگا

اہم نوٹ:۔ اگر آپ خدانخواستہ کسی وجہ سے سالانہ جلسہ پر نہ پہنچ سکیں تو ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک ڈاکخانہ میں پوسٹ ہونے والے آرڈروں کی تعمیل ۲۵ فیصدی رعایت کے ساتھ کر دی جائیگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لبوب کبیر

یہ لبوب طب یونانی کے مایہ ناز مرکبات میں سے ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتا گردوں کو مضبوط کرتا اور بدن کو فربہ بناتا ہے۔ یہ لبوب دماغی کام کرنے والوں کیلئے تقویت دماغ کی ایک لاثانی دوا اور ضعیف العمر حضرات کیلئے یقیناً عصائے پیری ہے۔ قابل قدر اور مشک عنبر۔ زعفران ورق طلاء وغیرہ کی قسم کے قیمتی اجزاء کا خاص اہتمام سے تیار کیا ہوا مرکب ہے۔ اصل قیمت (دس تولے) دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چودہ آنے۔

حب جواہرات عنبری

یہ گولیاں معدہ دل دماغ۔ جگر۔ گردوں کی اصلاح نیز عام جسمانی کمزوری کیلئے کرشمہ تاثیر ہیں۔ اس سے کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہوگی اور تمام اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز قوت آجائیگی حب جواہرات عنبری ہر ٹانک سے افضل ہے کیونکہ دیرپا اور مستقل اثر رکھتی ہے۔ عورت اور مرد دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اصل قیمت (چالیس گولی) پانچ روپے رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے۔

مقوی کبیر

معمر اور سن رسیدہ لوگوں کے لئے خوشخبری یہ دوا صرف ضعیف العمر حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہی ہے اور بیکار اعصاب میں برقی رَو کی طرح اثر کرتی ہے۔ اس کا چند روزہ استعمال انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ بلغمی مزاج والوں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ اصل قیمت (چالیس گولی) چار روپے رعایتی قیمت تین روپے۔

قرص ذکاوت

یہ ٹکیاں مرض جریان اور کثرت احتلام جیسی خطرناک بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان مہلک امراض میں جوہر حیات خود بخود دفعا ہوتا رہتا ہے۔ اور بالآخر انسان زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اگر آپ ان امراض کا شکار ہیں۔ تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ ہمارے قرص ذکاوت استعمال فرمائیں۔ اصل قیمت فی شیشی دو روپے رعایتی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

طلاء شاہی

پوشیدہ نقائص کی اصلاح کے لئے اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ تجربہ شرط ہے۔ اصل قیمت دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چودہ آنے۔

زود جام عشق

ہمارے دواخانہ میں یہ مشہور و معروف نسخہ نہایت احتیاط سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور تمام اجزاء نہایت عمدہ اور خالص ڈالے جاتے ہیں۔ یہ گولیاں مقوی باہ ہونے کے علاوہ قوت امساک کو بھی بڑھاتی ہیں۔ نہ صرف بڑھاپے میں بلکہ جوانی میں بھی حد درجہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اصل قیمت (چالیس گولی) پانچ روپے۔ رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے۔

تریاق ماہواری

اگر ایام ماہواری وقت پر نہیں ہوتے۔ یا کم مقدار میں اور تکلیف سے ہوتے ہیں۔ تو اس صورت میں تریاق ماہواری اکسیری وحکمی دوا ہے اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔ چند روزہ استعمال سے ایام ماہواری بافراغت اور وقت پر ہونے لگتے ہیں۔ اصل قیمت (۳۲ خوراک) ایک روپیہ چار آنے رعایتی پندرہ آنے۔

اکسیر سیلان

یہ دوا مستورات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے سیلان الرحم اور ایام ماہواری کی کثرت کو دور کرنے میں نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ اور دواخانہ ہذا کی خاص مجرب دوا ہے۔ اصل قیمت (چالیس خوراک) ایک روپیہ چار آنے رعایتی قیمت پندرہ آنے

روغن نسوان

یہ روغن رحم اور اندام نہانی کی تمام خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے سیلان الرحم۔ کمی حیض۔ حیض کا تکلیف سے آنا۔ ورم رحم۔ اختناق الرحم وغیرہ سب حالتوں میں تریاق ماہواری اور اکسیر سیلان کے ساتھ استعمال کرنے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ دائی کی ضرورت نہیں۔ روئی کا ٹکڑا اس میں تر کرکے خود ہی اندازے سے رکھ لیا جاتا ہے۔ اور دوا خود بخود پھیل کر اپنا کام کر لیتی ہے۔ اصل قیمت پانچ تولہ ایک روپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے

مِی کو

یہ دوا جگر اور تلی کے لئے مخصوص ہے۔ ضعف ہضم۔ دائمی قبض بھوک کی کمی وغیرہ کی قسم کی تمام شکایات اس دوا کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہیں۔ جن بچوں کا جگر اور تلی بڑھی ہوئی ہو۔ ان کے لئے یہ دوا بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے

شربت فولاد

یہ شربت بھوک لگاتا غذا کو ہضم کرتا اور خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ بخاروں اور دیگر بیماریوں کی مابعد کمزوری اور کمی خون کی حالت میں بہت ہی مفید ہے۔ غرضکہ خون کے بڑھانے کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے۔

گرائپ جوس

بچوں کی مختلف شکایات مثلاً بدہضمی۔ قبض یا دست وغیرہ میں نیز اگر جگر۔ معدہ اور تلی ٹھیک طور پر کام نہیں کرتے۔ تو ان حالات میں گرائپ جوس کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ میں غیر معمولی طور پر مفید ثابت ہوا ہے۔ اصل قیمت دس آنے رعایتی قیمت سات آنے

سرمہ بینظیر

یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً ککروں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت دو روپیہ تولہ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ تولہ

خط و کتابت کے لئے صرف "ویدک یونانی دواخانہ قادیان" یاد رکھیں